عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوۃ
INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد:۳۶ | ۲۴ تا ۳۰ ذوالحجہ ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ ستمبر ۲۰۱۷ء | شمارہ:۳۵

امیر المؤمنین
حضرت عثمانؓ
فضائل و مناقب

عقیدۂ ختم نبوت کی پاسبانی

سود کا گناہ اور سودی معاملات

پرائمری نصابِ تعلیم میں متنازع تبدیلی

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Email: editorkn@yahoo.com

خلع کی جائز صورت

کیا فرماتے ہیں علماء کرام مفتیانِ عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

س:…… ایک لڑکی کا نکاح اس کے والد نے کردیا۔ رخصتی ہونا باقی تھی، مگر مختلف وجوہ کی بنا پر رخصتی نہ ہوسکی۔ معاملہ بہت طویل ہوتا چلا گیا، لڑکی کا والد اس مقدمے کو عدالت میں لے گیا اور عدالت نے خلع کا فیصلہ سنادیا، ایک دارالافتاء سے فتویٰ لیا گیا جس میں درج ہے کہ عورت دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے (یہ فتویٰ اور عدالت کا فیصلہ اس استفتاء کے ساتھ منسلک ہیں)۔ اب لڑکی کی دوسری جگہ شادی کردی گئی جبکہ پہلے لڑکے کے گھر والے اور گاؤں کے کچھ دوسرے لوگ اور گاؤں کی مسجد کے امام صاحب یہ کہتے ہیں کہ یہ عدالت کی طرف سے دیا ہوا فیصلہ شریعت میں معتبر نہیں ہوتا۔ شادی کے دن امام صاحب نے فرمایا کہ اس شادی میں جو لوگ شریک ہوں گے ان سب کے نکاح ٹوٹ جائیں گے، کیونکہ یہ ایک نکاح کے اوپر دوسرا نکاح کیا جارہا ہے۔ دوسری مسجد کے امام صاحب کو بلایا گیا، انہوں نے نکاح پڑھایا تو یہ کہا کہ اس مولوی کے پیچھے اب نماز پڑھنا جائز نہیں۔ گاؤں کے کچھ لوگوں نے لڑکی کے گھر والوں سے مکمل بائیکاٹ کیا ہوا ہے، اگرچہ سب گاؤں والے آپس میں رشتہ دار ہیں اور کبھی یہ کہا جاتا ہے کہ عدالت کے فیصلہ پر خاوند کے دستخط نہیں ہیں جبکہ منسلکہ فیصلہ پر دستخط موجود ہیں اور فیصلہ کے وقت عدالت میں موجود تمام افراد گواہی دیتے ہیں کہ شوہر نے دستخط کئے تھے اور لڑکی کو اب بھی یاد ہے کہ وہ سفید رنگ کا قلم تھا، جو عدالت نے لڑکے کو دیا تھا اور اس نے دستخط کئے تھے۔ آپ مندرجہ ذیل امور کی وضاحت احکام شرعیہ کی روشنی میں فرمادیں:

۱:… کیا منسلکہ فتویٰ بالکل ٹھیک لکھا گیا ہے؟

۲:… کیا طلاق کے مسئلہ میں عدالت کا فیصلہ شریعت میں معتبر ہوتا ہے یا نہیں؟

۳:… عدالت کا منسلکہ فیصلہ شریعت میں معتبر ہے یا نہیں؟

۴:… کیا عورت کی دوسری جگہ کی گئی شادی شریعت کی رو سے ٹھیک ہے؟

۵:… عورت کے گھر والوں کا جو بائیکاٹ کیا گیا ہے اور جو کہا گیا ہے کہ شادی میں شرکت کرنے والوں کے نکاح ٹوٹ گئے اور شادی میں شرکت کرنے والوں کا بھی بائیکاٹ کیا جائے اور نکاح پڑھانے والے مولوی صاحب کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ شریعت میں ان سب باتوں کی کیا حیثیت ہے؟

ج:…… (۱) منسلکہ فتویٰ درست ہے۔

(۲) اگر شوہر شریفانہ طور پر گھر آباد کرنے پر راضی نہ ہو اور نہ ہی بیوی کو طلاق یا خلع دینے پر آمادہ ہو بلکہ اس کا مقصد محض پریشان کرنا ہے تو ایسی صورت حال میں بلاشبہ عدالت سے رجوع کرنا صحیح ہے، عدالت شوہر کو بلاکر حکم دے گی کہ یا تو وہ عورت کے حقوق ادا کرے یا طلاق، خلع وغیرہ دینے پر آمادہ ہوجائے، اگر شوہر ان میں سے کسی صورت پر راضی نہ ہو تو عدالت اپنے طور پر تنسیخ نکاح کا فیصلہ کرسکتی ہے اور اس کا فیصلہ شرعاً معتبر ہوگا۔

(۳) آپ نے جو تفصیل لکھی ہے اگر وہ درست ہے تو اس میں عدالت کا فیصلہ صحیح ہے اور لڑکی شرعی طور پر آزاد ہے اور اس کو دوسری جگہ نکاح کرنے کا حق حاصل ہے۔

(۴) صورتِ مسئولہ میں عورت کی دوسری جگہ ہونے والی شادی شرعاً درست ہے۔

(۵) یہ سب باتیں بے بنیاد ہیں، ان باتوں کی شرعاً کوئی حیثیت نہیں اور نہ ہی ان باتوں کی وجہ سے لڑکی کے والدین کا بائیکاٹ کرنا جائز ہے، مذکورہ امام کی اقتدا میں نماز پڑھنا بلاشک وشبہ جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

مجلس

جلد:۳۶ ۲۴تا۳۰رذوالحجہ۱۴۳۸ھ مطابق۱۶تا۲۲رستمبر۲۰۱۷ء شمارہ:۳۵

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد،

علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی،

مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین وآرائش

محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلالپوریؒ

اس شمارے میں!

عقیدۂ ختم نبوت کی پاسبانی	۵	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
سود کا گناہ اور سودی معاملات	۷	مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ
پرائمری نصاب تعلیم میں متنازع تبدیلی...	۱۰	ادارہ
امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ	۱۳	مولانا محمد رمضان لدھیانوی
یورپ میں "سچا ہوا مذہب"....	۱۵	محمد عاصم حفیظ، شیخوپورہ
ختم نبوت انعام گھر	۱۶	مولانا محمد ابراہیم ادھی
"محمد رسول اللہ" کا قادیانی تصور (۶)	۱۷	مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
مولانا شجاع آبادی کے تبلیغی ودعوتی اسفار	۲۰	ادارہ
معتمد وغیر معتمد تفاسیر (۲۱)	۲۳	مولانا فضل محمد یوسف زئی مدظلہ
رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام (۳)	۲۵	حافظ عبیداللہ

زرتعاون

امریکا،کینیڈا،آسٹریلیا:۹۵ڈالر، یورپ،افریقہ:۷۵ڈالر،سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک:۶۵ڈالر
فی شمارہ۱۰روپے، ششماہی:۲۲۵روپے، سالانہ:۴۵۰روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT. A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون:۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس:۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون:۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35.Stockwell Green
London. SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

تلاوت قرآن کی فضیلت

حدیث قدسی ۹: حضرت فضالہ بن عبیدؓ اور تمیم داریؓ سے روایت ہے جو شخص رات کو قرآن کی دس آیات پڑھتا ہے، اس کو غافلین میں نہیں لکھا جاتا بلکہ نماز پڑھنے والوں میں لکھا جاتا ہے اور جو شخص پچاس آیات پڑھتا ہے اس کو حافظین میں لکھا جاتا ہے اور جو شخص سو آیات پڑھتا ہے اس کو قانتین میں یعنی پرہیزگاروں میں لکھا جاتا ہے اور جو شخص تین سو آیات پڑھتا ہے تو قرآن شریف اس شب کے متعلق کوئی مطالبہ نہیں کرے گا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میرے لئے محنت اٹھائی اور جو شخص ہزار آیات پڑھتا ہے تو اس کو قیراط کا بہت بڑا ڈھیر دیا جاتا ہے اور ایک قیراط دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے اور قیامت میں اس سے کہا جائے گا قرآن پڑھ اور درجات کی بلندی کو طے کرتا جا، ہر آیت جب پڑھے گا تو ایک درجہ بلند ہو جائے گا یہاں تک کہ جو کچھ اس کو یاد ہے وہ پڑھ لے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اپنی دائیں مٹھی بند کر ہمیشہ رہنے پر اور بائیں مٹھی بند کر نعمتوں پر۔

(محمد بن نصر، بیہقی، ابن عساکر)

ایک روایت میں اتنا زائد ہے جب بندے کو مٹھی بند کرنے کو کہا جائے گا تو عرض کرے گا: اے پروردگار تو ہی سب سے زیادہ جاننے والا ہے، ارشاد ہوگا ہمیشگی اور نعمتیں۔ مطلب یہ ہے کہ ہر قسم کی نعمتوں کا ہمیشہ مالک رہے گا مٹھیاں بند کرنا عہد اور وعدے کی علامت ہے یعنی تجھ سے وعدہ کیا جاتا ہے کہ تو جنات نعیم.... میں ہمیشہ رہے گا۔ قیراط ایک وزن کا نام ہے جیسے ہندوستان میں رتی اور ماشہ قیراط جو کے برابر ہوتا ہے۔

حدیث قدسی ۱۰: حضرت جابر سے روایت ہے جو بندہ رات کو تین سو آیات پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے بندے نے میرے لئے محنت اٹھائی تم گواہ رہو میں نے اس کو بخش دیا۔ (ابن رضی)

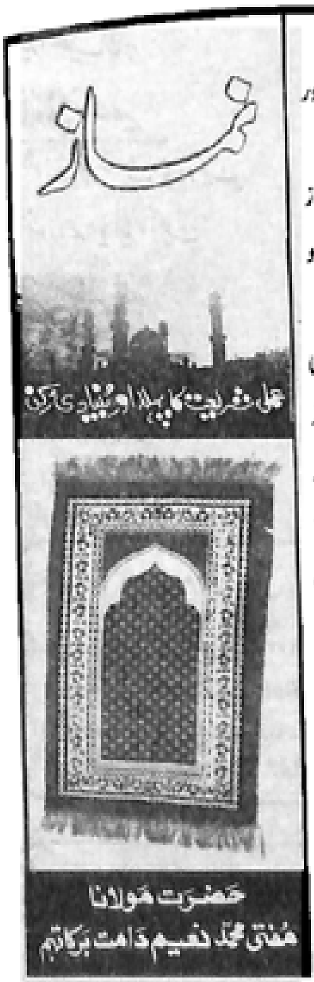

نماز

(۷) نیت کرنا: نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں اور نماز کے لئے یہ شرط اس معنی میں ہے کہ اس کے دل کو معلوم ہو کہ وہ کون سی نماز پڑھ رہا ہے اور ایسا نماز کے شروع کرنے سے پہلے ہی ہونا لازم بھی ہے اس کو دل کا حاضر ہونا بھی کہہ سکتے ہیں، لہٰذا نماز پڑھنے والے کو اپنی نماز شروع کرتے ہوئے اس بات کا دل میں جاننا اور ارادہ کرنا نماز شروع ہونے کی لازمی شرط قرار دیا گیا ہے کہ دل کو معلوم ہو کہ وہ کون سی نماز پڑھ رہا ہے۔ (واضح رہے دل کا ارادہ کافی ہے اس ارادے کو زبان سے ظاہر کرنا نماز کے حوالے سے ضروری نہیں ہے ایک اچھی بات ہے کہ زبان سے بھی یہ کہہ دے کہ میں فلاں مثلاً ظہر کی نماز پڑھ رہا ہوں لیکن زبان سے کہنا لازمی نہیں ہے مزید یہ کہ اگر زبان سے کہنے میں غلطی بھی ہو جائے مثلاً ظہر کے وقت میں دل کا ارادہ تو ظہر کی نماز پڑھنے کا ہو اور غلطی سے زبان سے ظہر کے بجائے عصر نکل جائے تو بھی نماز کی درستگی میں کوئی فرق نہیں آئے گا وہی نماز کہلائے گی جس کا دل میں ارادہ ہے، یہ نیت اور ارادہ عربی زبان میں کرنا بھی ضروری نہیں ہے، ہر مسلمان اپنی اپنی قومی، آبائی اور مادری زبان میں بھی دل میں بھی کر سکتا ہے اور زبان سے بھی کہہ سکتا ہے پس نماز کا نام بھی رکعتوں کی تعداد بھی اور ان رکعتوں کے فرض، واجب، سنن اور نوافل کا ہونا بھی بطور ارادے کے دل میں ہو)۔

س:...... کیا شریعت نے نماز کی شرائط پورا کرتے ہوئے نماز کے اندر بھی کچھ چیزوں کو لازم کیا ہے جن کے بغیر نماز درست بھی نہ ہو اور قبول بھی نہ ہو؟

ج:...... جی ہاں! شریعت نے نماز کے اندر بھی چھ لازمی چیزیں رکھی ہیں جن میں سے اگر کوئی ایک بھی کم ہو جائے تو وہ نماز درست ہی نہیں کہلاتی اللہ تعالیٰ کے دربار میں قبول بھی نہیں ہوتی اور اسے دوبارہ پڑھنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہیں:

۱:..... **تکبیر تحریمہ کہنا:** نماز کی شرائط پورا کرنے کے بعد نمازی سب سے پہلے "اللہ اکبر" کہتا ہے، اس پہلی تکبیر کو جس سے نماز شروع ہوتی ہے اصطلاح میں تکبیر تحریمہ کہا جاتا ہے، اس تکبیر تحریمہ سے ہی نماز شروع ہوتی ہے اگر کوئی تکبیر تحریمہ نہ کہے چاہے اکیلا نماز پڑھ رہا ہو یا جماعت کے ساتھ اس کی نماز ہی شروع نہیں ہوگی (واضح رہے کہ تکبیر تحریمہ کہنا ایک عمل ہے اور نماز میں یہ عمل پہلا فرض ہے لیکن اس عمل کو لفظ "اللہ اکبر" کے ساتھ کہنا واجب ہے، اگر کسی نے "اللہ اکبر" کے ساتھ تکبیر تحریمہ نہیں کہی تو اس پر سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے)۔

اداریہ

مولانا اللہ وسایا مدظلہ

عقیدۂ ختم نبوت کی پاسبانی!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

حق و باطل اور ہدایت و ضلالت کا باہمی ٹکراؤ ابتدائے آفرینش سے جاری ہے۔ حق اور ہدایت کا منبع و مرکز ہر دور میں انبیاء کرام علیہم السلام کی ذات گرامی رہی ہے۔ ہر دور میں جو شخص ذاتِ نبوت سے وابستہ ہوا وہ فلاح پا گیا۔ اور جو ذات نبوت سے وابستہ نہ ہوا وہ مردود و ناکام ہو گیا۔ اللہ رب العزت نے مقصودِ کائنات اور وجہ تخلیقِ عالم حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کو بنایا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء والمرسلین ورحمۃ للعالمین کے اعزاز سے نوازے گئے۔ اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اعزاز خاتم النبیین کو ثابت اور واضح کرنے کے لئے ایک سو سے زائد آیات کریمہ نازل فرمائیں اور خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے دو سو سے زائد احادیث ارشاد فرمائیں۔ اُمت کا سب سے پہلا اجماع عہد صدیقی میں عقیدۂ ختم نبوت پر ہوا، چونکہ یہ عقیدہ دین کا بنیادی اور اساسی عقیدہ ہے، اس عقیدہ پر پورے دین کی عمارت استوار ہے، اس عقیدہ میں اُمت مسلمہ کی وحدت کا راز مضمر ہے، اس لئے چودہ سو سال سے امت اس عقیدہ کے بارے میں کبھی بھی دورائے کا شکار نہیں ہوئی، بلکہ جس وقت بھی کسی نے اس عقیدہ کے خلاف کوئی نظریہ گھڑا، اُمت نے اسے سرطان کی طرح اپنے جسم سے کاٹ کر پھینک دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے زمانے میں پیدا ہونے والے جھوٹے مدعیانِ نبوت کا استیصال کر کے اُمتِ مسلمہ کو عملی نمونہ پیش فرما دیا۔ چنانچہ اسود عنسی کے استیصال کے لئے رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کو، اور طلیحہ اسدی کے مقابلے میں حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا۔ اُمت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مبارک عمل کو اپنے لئے مشعلِ راہ بنایا، خیر القرون کے زمانے سے لے کر آج تک اُمت اس سے غافل نہیں ہوئی۔ اب آپ حضرات کے سامنے ختم نبوت کے تحفظ کا اعزاز اولیت حاصل کرنے والوں کا ایک سرسری اور اجمالی خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جہاں پہلے صحابی رسول اور پہلے خلیفۂ رسول تھے، وہاں آپ پہلے محافظینِ ختم نبوت کے امیر ہیں جنہوں نے سب سے پہلے سرکاری اور حکومتی سطح پر عقیدۂ ختم نبوت کی پاسبانی کر کے منکرین ختم نبوت کا استیصال کیا۔

حضرت ابومسلم خولانیؒ جن کا نام عبداللہ بن ثوب ہے، اور یہ اُمتِ محمدیہ (علی صاحبہا الصلوۃ والسلام) کے وہ جلیل القدر بزرگ ہیں جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے آگ کو اسی طرح بے اثر فرما دیا جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے آتشِ نمرود کو گلزار بنا دیا تھا۔ جس وقت جھوٹے مدعی نبوت اسود عنسی نے اپنی نبوت کا انکار سن کر ان کو آگ میں ڈالا اور یہ زندہ آگ سے بچ کر باہر نکل آئے، اس لحاظ سے یہ پہلے مجاہد ختم نبوت ہوئے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری زمانۂ حیات میں یمن وغیرہ کے نگران حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ تھے، اسود عنسی نے دعویٰ نبوت کر کے اپنا جتھہ بنالیا تھا، حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ نے اسود عنسی کو قتل کیا، اس لحاظ سے حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ پہلے غازی ختم نبوت ہیں۔

حضرت حبیب بن زید رضی اللہ عنہ کو مسیلمہ کذاب کے لوگ پکڑ کر لے گئے، مسیلمہ کذاب نے حضرت حبیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ: ’’کیا آپ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب العزت کا رسول مانتے ہیں؟‘‘ جواب دیا: ’’ہاں مانتا ہوں!‘‘ مسیلمہ کی جھوٹی نبوت کا انکار کرنے پر مسیلمہ نے ان کو ٹکڑے ٹکڑے کرا کر قتل کر دیا تو اس اعتبار سے سب سے پہلے شہید ختم نبوت ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔

حضرت عبداللہ بن وہب الاسلمی رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت عمان میں تھے، آپ کی وفات کی خبر سن کر روانہ ہوئے، راستے میں مسیلمہ کذاب نے ان کو گرفتار کر لیا، اس نے اپنی نبوت آپ پر پیش کی تو آپ نے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا، مسیلمہ کذاب نے اس جرم کی پاداش (ختم نبوت پر ثابت قدمی) میں ان کو جیل میں ڈال دیا۔ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب پر حملہ کیا تو حضرت عبداللہ بن وہب الاسلمی جیل سے نکل کر حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے لشکر کے اس حصے میں جا کر شامل جہاد ہوئے جو حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی کمان میں جنگ کر رہا تھا۔ اس لحاظ سے حضرت عبداللہ بن وہب رضی اللہ عنہ کو ختم نبوت کی خاطر سب سے پہلے گرفتار ہونے کی سعادت حاصل ہے۔ (طبقات ابن سعد حصہ چہارم ص:۲۳۶ اُردو)

تاریخ اسلامی کی چند ایک نمایاں شخصیات کا تذکرہ آپ نے پڑھا کس قدر حمیت وغیرت ناموس رسالت سے متعلق ان میں موجود تھی سب کچھ قربان کرنا ان کے لئے آسان تھا مگر ناموس رسالت سے بے وفائی اس کا تصور ان کے لئے محال تھا، آج بھی اس پُرفتن دور میں ضرورت ہے اس امر کی کہ سارقین ختم نبوت کا تعاقب جاری رکھا جائے اور گلشن محمدی کی آبیاری اپنی کل متاع قربان کر کے کی جائے۔

آیئے! ہم سب عہد کریں کہ جب تک جان میں جان ہے، زندگی کی ساری بہاریں ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وقف ہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

عقیدۂ ختم نبوت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے، اس پر ایمان لانا اسی طرح ضروری ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانا ضروری ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ فرمایا کرتے تھے کہ ختم نبوت کا کام کرنے والوں کی حیثیت ذاتی باڈی گارڈ کی ہے، ممکن ہے دوسرے کام کرنے والے حضرات کا درجہ ومقام بلند ہو، لیکن بادشاہ کے سب سے زیادہ قریب اس کے ذاتی محافظ ہوتے ہیں اور بادشاہ کو سب سے زیادہ اعتماد بھی انہی ذاتی محافظوں پر ہوتا ہے، اس لئے جو لوگ ختم نبوت کا کام کرتے ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ ان پر اعتماد ہے۔

سود کا گناہ اور سودی معاملات

مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ

سرمایہ کاری کی ایک صورت جو ہمارے معاشرے میں عرصۂ دراز سے پائی جاتی ہے وہ سودی کاروبار ہے اور دورِ حاضر کے سرمایہ داری نظام میں سود کے عنصر کو بے حد اہمیت حاصل ہے، لیکن اسلام کے معاشی نظام میں سود کی کوئی گنجائش نہیں، کیونکہ اسلامی معاشی تعلیمات کی رُو سے سود وہ لعنت ہے جو دولت کو چند ہاتھوں میں سمیٹنے اور اس کے لازمی نتیجہ میں اجارہ داری قائم کرنے، نیز معاشرے میں خود غرضی، لالچ اور ظلم و ستم کی راہیں کھولنے کی حوصلہ افزائی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے، اسی سود کی وجہ سے کاروباری اور تجارتی دنیا میں ہر قسم کی زیادتی اور بددیانتی کو پروان چڑھنے کا موقع ملتا ہے۔ اسلام چونکہ عالمگیر اخوت، اجتماعی فلاح و بہبود اور سماجی عدل و انصاف جیسی اعلیٰ ترین اقدار کو فروغ دینے کا خواہاں ہے، اس لئے اس نے سود کو حرام قرار دیا اور ہر قسم کے سودی لین دین کی سختی سے ممانعت کی ہے۔ ذیل میں سودی معاملات کی وعیدوں سے متعلق چند قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:

"اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰی فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗٓ اِلَی اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ۔" (البقرہ:۲۷۵)

ترجمہ: "جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قیامت میں) اُٹھیں گے تو اُس شخص کی طرح اُٹھیں گے جسے شیطان نے چھو کر پاگل بنا دیا ہو۔ یہ اس لئے ہوگا کہ انہوں نے کہا تھا کہ: "بیع بھی تو سود ہی کی طرح ہوتی ہے" حالانکہ اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ لہٰذا جس شخص کے پاس اس کے پروردگار کی طرف سے نصیحت آگئی اور وہ (سودی معاملات سے) باز آگیا تو ماضی میں جو کچھ ہوا وہ اسی کا ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں نے سود کی حرمت نازل ہونے سے پہلے لوگوں سے سود وصول کیا ہے، چونکہ اس وقت تک سود کے حرام ہونے کا اعلان نہیں ہوا تھا، اس لئے وہ پچھلے معاملات معاف ہیں اور ان کے ذریعہ جو رقمیں وصول کی گئی ہیں وہ واپس کرنے کی ضرورت نہیں، البتہ حرمت کے اعلان کے وقت جو سود کسی پر واجب الادا ہو وہ لینا جائز نہیں ہوگا، بلکہ اسے چھوڑنا ہوگا) اور اس (کی باطنی کیفیت) کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالہ اور جس شخص نے لوٹ کر پھر وہی کام کیا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں، وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔"

(آسان ترجمہ قرآن:۱/۱۷۱)

تشریح: اس آیت کے پہلے جملہ میں سود خوروں کا انجام بد اور قیامت کے دن ان کا اس طرح کھڑا ہونا جیسے آسیب زدہ خبطی کھڑا ہوتا ہے بیان فرمایا گیا، جس میں اس کا اعلان ہے کہ یہ لوگ قیامت کے دن اپنی مجنونانہ حرکتوں سے پہچانے جائیں گے کہ یہ سود خور ہیں اور اس طرح پورے عالمی مجمع میں ان کی رسوائی ہوگی اور قرآن کریم نے ان کے لئے "مجنون" کا لفظ استعمال کرنے کے بجائے "آسیب زدہ خبطی" کا لفظ استعمال فرما کر شاید اس طرف اشارہ کیا ہے کہ "مجنون" تو بعض اوقات ایسا بے حس ہو جاتا ہے کہ اس کو تکلیف و راحت کا احساس ہی نہیں رہتا، یہ لوگ ایسے مجنون نہیں ہوں گے بلکہ عذاب و تکلیف کا احساس باقی رہے گا۔ نیز یہ کہ مجنون تو بعض اوقات چپ چاپ ایک جگہ پڑا رہتا ہے، لیکن یہ لوگ ایسے نہیں ہوں گے بلکہ ان کی لغو حرکات سب کے سامنے ان کو رسوا کریں گی۔

قرآن کریم کے الفاظ میں "سود کھاتے" کا ذکر ہے اور اس سے مراد مطلقاً سود سے نفع اٹھانا ہے، خواہ کھانے کی صورت میں ہو یا پینے اور استعمال کی صورت میں۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَکُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِکُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ۔"

(البقرہ:۲۷۹)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اگر تم واقعی مومن ہو تو سود کا جو حصہ بھی (کسی کے ذمے) باقی رہ گیا ہو اسے چھوڑ دو، پھر بھی اگر تم ایسا نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلانِ جنگ سن لو اور اگر تم (سود سے) توبہ کرو تو تمہارا اصل سرمایہ تمہارا حق ہے۔ نہ تم کسی پر ظلم کرو، نہ تم پر ظلم کیا جائے۔'' (آسان ترجمہ قرآن:۱۶۳/۱)

تشریح: ان دونوں آیات میں سے پہلی آیت میں خوفِ خدا کا حوالہ دے کر آنے والے حکم یعنی سود چھوڑنے کی آسان تدبیر اختیار کی گئی ہے، کیونکہ خوفِ خدا ہی ایسی چیز ہے جس سے انسان کے لئے ہر مشکل چیز آسان اور سب تلخیاں شیریں ہو جاتی ہیں۔ اس کے بعد دوسری آیت میں اس حکم کی مخالفت کرنے والوں کو سخت وعید سنائی گئی ہے، جس کا مضمون یہ ہے کہ اگر تم نے سود کو نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلانِ جنگ سن لو۔ اس خطرناک وعید سے سودخوری کے گناہ کا انتہائی شدید اور سخت ہونا ثابت ہوا اور یہ بھی واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلانِ جنگ کے نتیجہ میں سود لینے دینے والے اس گناہ کی بنا پر تباہ و برباد ہوں گے، چنانچہ دنیا میں بھی ایسے لوگوں کی معاشی تباہی اکثر مشاہدہ میں آتی رہتی ہے اور آخرت کی تباہی تو یقینی ہے، اس لئے سود کے لین دین سے مکمل بچنا چاہئے۔

سود کی حرمت سے متعلق چند احادیث طیبہ

سود ہلاک کرنے والا ہے:

(حدیث نمبر۱:۲۷۶۶) ''عن ابی هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اجتنبوا السبع الموبقات قالوا يا رسول الله وما هن قال الشرك بالله والسحر وقتل النفس التي حرم الله الا بالحق واكل الربا واكل مال اليتيم والتولي يوم الزحف وقذف المحصنات المؤمنات الغافلات'' (صحیح البخاری:۱۹/۱)

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات ایسی چیزوں سے بچو جو ہلاک کرنے والی ہیں، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ سات چیزیں کون سی ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، جادو کرنا، ایسی جان کو ناحق مار ڈالنا جس کا مارنا اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے، سود کھانا اور یتیم کا مال کھانا اور جنگ کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگنا اور بھولی بھالی پاک دامن مسلمان عورت پر تہمت لگانا'' (صحیح بخاری)

سودخور خون کی نہر میں:

(حدیث نمبر۲:۲۰۸۵) ''عن سمرة بن جندب رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم رأيت (أريت) الليلة رجلين اتياني فاخرجاني الى ارض مقدسة فانطلقنا حتى اتينا على نهر من دم فيه رجل قائم وعلى وسط النهر رجل بين يديه حجارة فاقبل الرجل الذي في النهر فاذا اراد الرجل ان يخرج رمى الرجل بحجر في فيه فرده حيث كان فجعل كلما جاء ليخرج رمى في فيه بحجر فيرجع كما كان فقلت ما هذا الذي رأيته في النهر فقال آكل الربا۔'' (صحیح البخاری:۱۲۹/۱)

ترجمہ: ''حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے آج رات خواب میں دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے اور مجھ کو ایک مقدس سرزمین کی طرف لے چلے، یہاں تک کہ ہم ایک خون کی نہر پر پہنچے، اس کے درمیان ایک شخص کھڑا تھا اور نہر کے کنارے پر ایک شخص ہے، اس کے سامنے بہت سے پتھر پڑے ہیں، نہر کے اندر والا شخص نہر کے کنارے کی طرف آتا ہے، جس وقت نکلنا چاہتا ہے کنارے والا شخص اس کے منہ پر ایک پتھر اس زور سے مارتا ہے کہ وہ پھر اپنی جگہ جا پہنچتا ہے، پھر جب بھی نکلنا چاہتا ہے اسی طرح اس کے منہ پر پتھر مار مار کر اس کو اپنی پہلی جگہ لوٹا دیتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ وہ کون شخص تھا، جس کو میں نے نہر میں دیکھا؟ فرمایا: سودخور۔'' (صحیح بخاری)

سود کھانا، سودی معاملہ لکھنا اور گواہ بننا گناہ میں برابر ہیں:

(حدیث نمبر۳:۱۵۹۸) ''عن جابر قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم آكل الربا وموكله وكاتبه وشاهديه وقال هم سواء۔'' (صحیح مسلم،۱۲۱۹/۳)

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، سود دینے والے اور سودی تحریر یا حساب لکھنے والے اور سودی شہادت دینے والوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ وہ سب لوگ (گناہ میں) برابر ہیں۔'' (صحیح مسلم)

سود کھانے والا جنت میں نہ جائے گا:

(حدیث نمبر۴:۵۱۴۲) ''عن ابی هريرة رضي الله عنه قال قال رسول

اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اربع حق علی اللّٰہ ان لا یدخلھم الجنۃ ولا یذیقھم نعیمھا مدمن خمر وآکل الربوٰا آکل مال الیتیم بغیر حق والعاق لوالدیہ۔‘‘ (شعب الایمان:۴/۲۹۷)

ترجمہ:’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار شخص ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم کرلیا ہے کہ ان کو جنت میں داخل نہ کریں گے اور نہ ان کو جنت کی نعمتوں کا ذائقہ چکھائیں گے: (۱)شراب کا عادی، (۲)سود کھانے والا، (۳)ناحق یتیم کا مال اڑانے والا، (۴)ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا۔‘‘ (شعب الایمان)

سود کی ادنیٰ خرابی ماں سے زنا کرنے کے برابر ہے:

(حدیث نمبر۵:۲۲۷۴)’’عن ابی ہریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: (الربا سبعون حوبا. ایسرھا ان ینکح الرجل امہ)۔‘‘ (سنن ابن ماجہ:۲/۷۶۴)

ترجمہ:’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سود کے ستر گناہ ہیں، ان میں سے ادنیٰ ایسا ہے جیسے کوئی شخص اپنی ماں سے زنا کرے۔‘‘ (ابن ماجہ)

سود عام ہونا عذاب الٰہی کا باعث ہے:

(حدیث نمبر۶:۲۴۱۰)’’عن عبدالرحمن بن عبداللّٰہ بن مسعودؓ عن ابیہ عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: (ما ظھر فی قوم الزنٰی والربا الا احلوا بانفسھم عقاب اللّٰہ جلّ وعلا)۔‘‘ (صحیح ابن حبان:۱۰/۲۵۸)

ترجمہ:’’حضرت عبداللہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس قوم میں زنا اور سود پھیل گیا، انہوں نے یقیناً اللہ تعالیٰ کے عذاب کو اپنے اوپر اتارلیا۔‘‘ (صحیح ابن حبان)

سودی معاملہ بالآخر تباہی کا باعث ہے:

(حدیث نمبر۷:۲۲۷۹)’’عن ابن مسعود عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: (ما احد اکثر من الربا الا کان عاقبۃ امرہ الی قلۃ)۔‘‘ (سنن ابن ماجہ:۲/۷۶۵)

ترجمہ:’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے سود کے ذریعہ سے زیادہ مال کمایا انجام کار اس میں کمی ہوگی۔‘‘ (ابن ماجہ)

سودی کاروبار کرنے والا ذمی بن کر نہیں رہ سکتا:

(حدیث نمبر۸:۲۸۱۷۰)’’عن الشعبی، قال: کتب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الی اھل نجران وھم نصاریٰ: ان من بایع منکم بالربا، فلا ذمۃ لہ۔‘‘ (مصنف ابن ابی شیبہ:۱۴/۵۵۰)

ترجمہ:’’حضرت شعبیؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نصاریٰ اہل نجران کو ایک فرمان بھیجا جس میں تحریر تھا کہ: تم میں سے جو شخص ربا (سود) کا کاروبار کرے گا وہ ہمارا ذمی ہوکر نہیں رہ سکتا۔‘‘ (مصنف ابن ابی شیبہ)

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ سود کا لین دین گناہ کبیرہ ہے اور سراسر ناجائز ہے، اس لئے ہر مسلمان کو اس سے بچنا لازم ہے، اللہ پاک اس گناہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (جاری ہے)

اندرونِ سندھ مبلغین ختم نبوت کے خطابات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے مبلغین ۱۸/اگست کو میرپورخاص کے دورہ پر تشریف لائے۔ میرپورخاص کے مبلغ مولانا مختار احمد اور جمعیت علماء اسلام کے امیر مولانا حفیظ الرحمٰن کی باہمی مشاورت سے خطبات جمعہ کی ترتیب طے کی گئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا قاضی احسان احمد نے مدینہ مسجد شاہی بازار، مولانا تجمل حسین نے پرانی جامع مسجد، مولانا مختار احمد نے جامع مسجد دارالسلام، مولانا توصیف احمد نے سرور کونین ہیرآباد میں عوام الناس کے اجتماعات سے بیانات کئے۔ تمام مبلغین نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کو اجاگر کیا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد علی صدیقی مرحوم کو خراج عقیدت پیش کیا۔ عوام الناس سے عہد لیا گیا کہ مرحوم کے مشن کو مزید ترقی کی راہ پر گامزن کریں گے اور فتنہ قادیانیت کے سدباب کے لئے ہر ممکن جدوجہد کی جائے گی۔

☆.....عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی خطیب حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب ۱۸/اگست کی شام کو ضلع جامشورو تشریف لائے۔ جہاں آپ نے بعد از مغرب تھرمل پاور جامشورو میں بیان کیا۔ عوام الناس کی ذہن سازی کرتے ہوئے حضرت قاضی صاحب نے کہا کہ حضرت آدم علیہ السلام اول نبی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، اول اسے کہتے ہیں جس سے پہلے کوئی نہ ہو اور آخر اسے کہتے ہیں جس کے بعد کوئی نہ ہو۔ عقیدہ ختم نبوت پوری امت مسلمہ کا مسلمہ عقیدہ ہے، ختم نبوت کا اقرار پورے دین کا اقرار ہے اور ختم نبوت کا انکار پورے دین کا انکار ہے، اب ہر طرح کا مدعی نبوت کافر ہے، مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پوری امت نے یکجان ہوکر قادیانیت کا تعاقب کیا ہے۔ آخر میں قاضی صاحب نے عوام الناس کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ یومیہ ختم نبوت کے پیغام کو عام کیا جائے۔ قادیانی اور ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے۔ بیان کے بعد عوام الناس نے قادیانیت سے متعلق سوالات بھی کئے جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔

پرائمری نصاب تعلیم میں متنازع تبدیلی

حکمران ہوش کے ناخن لیں

(ادارہ)

ایک خبر ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے نیا ’’کارنامہ‘‘ انجام دیتے ہوئے نصاب کی نئی کتابوں سے اسلام، پاکستان اور فوج سے متعلق اسباق، مضامین اور تصاویر خارج کردیں، یہ تبدیلی جماعت اول سے جماعت پنجم تک کی کتابوں میں کی گئی ہے۔ نصاب کے مرتبین میں انگریز کنسلٹنٹ نکولس شا کا نام بھی شامل کردیا گیا ہے۔ واضح رہے ٹیکسٹ بک بورڈ ایکٹ ۲۰۱۵ء کے مطابق نصاب میں تبدیلی کی منظوری کے بغیر مواد کو نکالا نہیں جاسکتا۔

پاکستان میں بسنے والوں کی غالب اکثریت اسلام پر غیر متزلزل ایمان ویقین رکھتی ہے جبکہ ملک کا متفقہ آئین یہ ضمانت فراہم کرتا ہے کہ حکومت عوام الناس کی دینی تعلیم وتربیت اور طرز بود وباش کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کا فریضہ انجام دے گی، لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس اہم ترین آئینی تقاضے پر، اس کی روح کے مطابق عمل درآمد آج تک تشنۂ تکمیل ہے۔ گزشتہ سات عشروں میں ادلتی بدلتی حکومتوں اور تعلیمی پالیسیوں میں عدم تسلسل سمیت دیگر وجوہ کے باعث قومی زندگی سے عملاً اسلامی احکام کو دیس نکالا دے دیا گیا ہے۔ موجودہ نصاب اور نظام تعلیم مختلف قومی طبقات کے درمیان اجتماعیت، ہم آہنگی اور یکجہتی پیدا کرنے میں تو ناکام ہے ہی، اس سے بڑھ کر لمحہ فکریہ یہ ہے کہ تعلیمی نظام و نصاب میں اسلامی عقائد، ملی تاریخ اور مشرقی اقدار سے متعلق بچا کھچا مواد بھی اغیار کی نظر میں قابل گرفت بن چکا ہے۔ بناء بریں پنجاب حکومت کی جانب سے ابتدائی درس گاہوں کے نصاب سے نظریاتی، قومی اور اسلامی مضامین وموضوعات کے اخراج پرمبنی اقدام ناقابل فہم اور حیران کن نہیں۔ مسلم لیگ ن کی پنجاب حکومت اس سے قبل بھی متعدد مواقع پر نصاب تعلیم اور نظام تعلیم سے پنجہ آزمائی کرچکی ہے اور ایسی متنازع تبدیلیاں عمل میں لائی جاچکی ہیں کہ جو بحیثیت مجموعی مسلمانان پاکستان کے لئے ناقابل قبول ہیں لیکن اس مرتبہ شاید اقدام زیادہ دیدہ دلیری کے ساتھ کیا گیا ہے۔ چنانچہ تبدیلی نصاب سے متعلق نظم وضبط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک غیر ملکی ماہر تعلیم کی معاونت سے جو تبدیلیاں عمل میں لائی گئی ہیں، ان کا ہدف اور مقصد سمجھنا دشوار نہیں رہ گیا۔ عوامی خواہشات اور نظریات کے علی الرغم لائی جانے والی تبدیلی سے مثبت نتائج کی امید نہیں رکھی جاسکتی۔ صوبائی محکمہ تعلیم کے اس تشویش ناک اقدام سے ملک میں انتشار کی کیفیت پیدا ہوگئی ہے اور قوم یہ سوچنے پر مجبور ہوگئی ہے کہ مسلم لیگ، قیام وطن کی بانی جماعت ہونے کی حیثیت سے نظریۂ پاکستان اور تصور پاکستان کے دفاع اور تحفظ سے دست کش ہوچکی ہے۔ یہ عوامی خیال کس حد تک پختہ اور مبنی برحقیقت ہے اور اس کے کیا نتائج برآمد ہوسکتے ہیں، اس کا فیصلہ تو آنے والا کل ہی کرسکتا ہے۔ تاہم اس موقع پر یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ ایسے قوم اور اسلام مخالف اقدامات کے ذریعے مسلم لیگ ن ملک کے نظریاتی، دین پسند اور محب وطن طبقات کو اپنی طرف سے شدید بدگمانی اور تنفر میں مبتلا کررہی ہے اور اس کا نقصان سیاسی میدان میں اسے ممکنہ طور پر اٹھانا پڑسکتا ہے۔

دیکھا جائے تو مسلم لیگ ن ملک کی بڑی اور نمایاں سیاسی جماعت ہے اور آبادی کے لحاظ سے ملک کے سب سے بڑے صوبے میں سیاسی سطح پر مستحکم بھی جبکہ عوام کا بڑا طبقہ یہ سمجھتا ہے کہ پاناما کیس کے فیصلے میں اس کی قیادت کی نااہلی کے پیچھے غیر شفافیت اور بدنیتی کا عنصر کارفرما ہے، تاہم دوسری طرف ایسے جارحانہ اور ناقابل توجیہ اقدامات کے ذریعے وہ عوامی ہمدردی اور سیاسی حمایت کو تیزی سے کھوتی جارہی ہے۔ اس تناظر میں پنجاب حکومت کو فی الفور ابتدائی جماعتوں میں کی جانے والی نصابی تبدیلیوں پر نظرثانی کرنی چاہئے اور جن ضروری اور مفید مضامین ومواد کا اخراج کیا گیا ہے، اسے دوبارہ شامل نصاب کرنا چاہئے۔ ’’نکولس شا‘‘ جیسے غیر ملکی ماہرین کی آراء کے تحت مرتب ہونے والا نصاب تعلیم قوم کے فکری اور نظریاتی، ثقافتی اور سماجی رخ سے کسی طور پر ہم آہنگ نہیں ہوسکتا۔ اس لئے قوم کے نونہالوں کو دوسروں کا دیا ہوا تخریبی، منفی اور مخرب اخلاق و فکر سبق پڑھانے کی بجائے نظریاتی، اسلامی اور ایمانی ضروریات اور تقاضوں سے ہم آہنگ نصاب پڑھایا جائے تاکہ کل کو وہ بڑے ہوکر ملک و قوم کی صحیح معنوں میں خدمت کرسکیں اور انہیں وطن عزیز کی قدر نصیب ہوسکے۔ وقت آگیا ہے کہ قوم کے باشعور اور محب وطن طبقات

(باقی صفحہ 12 پر)

پنجاب میں نصاب کی تبدیلی کیلئے غیر ملکی شخصیات سرگرم ہیں

برطانوی این جی اوز کے عہدیدار مائیکل باربر اور برٹش کونسل کے نکولس شا تعلیمی اصلاحات کے نام پر فنڈز دینے کے سبب شہباز شریف کے بہت قریب ہیں: ذرائع، پرائمری نصاب سے اسلامی اور قومی مشاہیر کے مضامین نکالنے کا وزیر اعلیٰ نے نوٹس لے لیا۔

نجم الحسن عارف

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی پرائمری جماعتوں کی کتب میں اسلام اور نبی مکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ، تحریک پاکستان، بانیانِ پاکستان، قومی مشاہیر، عظیم قومی ہیرو میجر عزیز بھٹی شہید (نشانِ حیدر) کا تذکرہ خارج کیے جانے کے حوالے سے غیر ملکی شخصیات نے اہم کردار ادا کیا۔ اہم ذرائع کا کہنا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب سے قربت رکھنے والی دو غیر ملکی شخصیات مائیکل باربر، جن کا تعلق ایک برطانوی این جی او ''ڈی ایف آئی ڈی'' سے ہے اور برٹش کونسل کے نکولس شا، اس حوالے سے خاصے سرگرم رہے۔ یہ دونوں غیر ملکی افراد صوبے میں تعلیمی اصلاحات کے نام پر تعاون اور فنڈز کی فراہمی کے باعث وزیر اعلیٰ شہباز شریف کے بہت قریب تسلیم کیے جاتے ہیں۔ ''امت'' کے ذرائع کے مطابق پچھلے چند برس میں ان دونوں شخصیات کے علاوہ بنگلہ دیشی پس منظر کے حامل چند ماہرین تعلیم نے بھی پنجاب کا پرائمری نصاب تبدیل کرانے کے لئے اپنی خدمات پیش کر رکھی تھیں، جبکہ مائیکل باربر اس ضمن میں صوبائی حکومت کو خطیر رقوم بھی فراہم کرتے رہے۔ ان کے بارے میں پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے ایک ذریعے کا دعویٰ ہے کہ مائیکل باربر، وزیر اعلیٰ پنجاب کے باضابطہ کنسلٹنٹ بھی ہیں اور انہیں تنخواہ بھی ادا کی جاتی ہے۔ تاہم اس امر کی حکومتی ذرائع سے ابھی تصدیق نہیں ہوئی ہے۔

دوسری جانب چند ماہ قبل میاں شہباز شریف کے زیر صدارت تعلیمی اصلاحات کے حوالے سے ہونے والے ایک اہم اجلاس میں شریک ایک اہم شخصیت نے ''امت'' کو نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ تعلیمی اصلاحات کے لئے بلائے گئے، اس اہم اجلاس میں مائیکل باربر بھی موجود تھے اور ان کا کردار نمایاں تھا، جبکہ سرکاری حلقوں میں یہ بات بھی عام ہے کہ پنجاب بھر کے اسکولوں سے متعلق ایک اہم سرکاری عہدیدار کے نجی اسکولوں کے لئے فنڈز فراہم کرنے کو بھی مائیکل باربر نے ایک زینے کے طور پر استعمال کیا نتیجتاً پنجاب کے سرکاری اسکولوں میں اصلاحات کے لئے ان کی اہمیت بڑھ گئی۔

ادھر وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے پرائمری نصاب میں تبدیلی کا نوٹس لیتے ہوئے فوری رپورٹ طلب کر لی ہے۔ اس حوالے سے پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ اور نصاب سازی سے متعلق حکام نے ہفتے کے روز چھٹی کے باوجود دفتر پہنچ کر سر جوڑ لئے۔ ذرائع کے مطابق ہنگامی بنیادوں پر تیار کی گئی پریزنٹیشن میں تمام امور کے جواز پیش کر دیے گئے ہیں۔ اس ضمن میں ہفتے کی شام کو چیف سیکریٹری پنجاب اور دوسرے اعلیٰ عہدیداروں کو بریفنگ دے دی گئی تھی، جو رات گئے تک وزیر اعلیٰ شہباز شریف کو یہ رپورٹ پیش کر دیں گے۔

''امت'' کے ذرائع کا کہنا ہے کہ نصاب میں جن نامناسب اضافے اور کمی کا حوالہ دیا گیا ہے، ان سے کہیں زیادہ بری حالت آکسفورڈ کی طبع شدہ ان کتب کی ہے جو نجی تعلیمی اداروں میں پڑھائی جا رہی ہیں۔ واضح رہے کہ پنجاب ٹیکسٹ بورڈ کی ابتدائی جماعتوں کی کتب میں میلاد النبی اور اسوۂ حسنہ سے متعلق مضامین شامل تھے جنہیں نکال دیا گیا ہے۔ جبکہ علامہ اقبال اور قائد اعظم کے بجائے مغرب سے تعلق رکھنے والی شخصیات کو جگہ دی گئی ہے۔ اسی طرح قومی ہیرو میجر عزیز بھٹی شہید (نشانِ حیدر) کا مضمون بھی خارج کر دیا گیا ہے۔ مختلف کتب سے حرمین شریفین کی تصاویر بھی غائب کر دی گئی ہیں۔ دوسری جانب اسلامی تاریخ اور مشاہیر کی تصاویر کی جگہ کارٹون شامل کر دیے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے ایک ذمہ دار نے ''امت'' کو بتایا کہ ''بعض چیزیں اس لئے نکالی گئی ہیں کہ بچوں کو بار بار ایک جیسے مضامین پڑھنے کو مل رہے تھے۔'' اس ذمہ دار نے یہ تاویل بھی پیش کی کہ ''ق سے قرآن کا لفظ تو پہلے بھی پڑھایا نہیں گیا۔ نہ ہی الف سے اللہ کا لفظ پڑھایا گیا ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ ''علامتی'' چیزوں کے بجائے بچوں کو نظر آنے والی چیزیں دکھائی جائیں۔'' چھوٹی جماعتوں کی کتب میں آریا دور، بدھ مت اور موہن جودڑو تہذیب کی تصاویر کی بھرمار کے بارے میں ان کا کہنا تھا کہ یہ سب ہماری ''قومی تاریخ'' کا حصہ ہیں۔

واضح رہے کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد شعبہ

تعلیم، اصولی طور پر صوبائی معاملہ قرار پا چکا ہے، لیکن پنجاب میں تاحال نصاب سے متعلق امور مرکز ہی دیکھتا ہے۔ "امت" کے ذرائع کے مطابق مرکزی حکومت نے ۲۰۰۶ء میں نصاب آن لائن دے دیا تھا، لیکن ۲۰۱۵ء میں پنجاب میں اس حوالے سے پالیسی تبدیل ہونے کی علامات سامنے آنے لگیں، یہ وہی دور ہے جب مائیکل باربر صوبے کے تعلیمی شعبے میں موثر ہونے لگے اور ان کی وزیر اعلیٰ شہباز شریف سے قربت بہت زیادہ ہوگئی۔ اسی سال پنجاب حکومت نے نصاب سازی سے متعلق اتھارٹی اور پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کا انضمام کرنے کے لئے پنجاب اسمبلی میں ایک ایکٹ بھی منظور کرالیا۔ اس ایکٹ کے بعد پنجاب ٹیکسٹ بورڈ نصابی کتب کی تیاری کے لئے عملاً ایک ریگولیٹر ادارہ بن گیا اور کتب کی طباعت "آؤٹ سورس" کی جانے کی راہ ہموار ہوگئی، لیکن صوبائی اسمبلی میں بنائے گئے قوانین کی خلاف ورزی ہونے لگی، جسے بعض پبلشروں نے ہائی کورٹ میں چیلنج کردیا۔ لاہور ہائی کورٹ نے پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کو قانون کے مطابق کام کرنے کا حکم دیا اور پبلشرز کی درخواست کو منظور کرلیا۔ خیال رہے کہ اس سلسلے میں بعد ازاں ۲۰۱۶ء میں ہی ایک اور فیصلہ لاہور ہائی کورٹ نے دیا، اب صورت حال یہ ہے کہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے حکام نے لاہور ہائی کورٹ میں ایک انٹرا کورٹ اپیل دائر کررکھی ہے جبکہ ایک اپیل سپریم کورٹ میں بھی دائر کر رکھی ہے۔ "امت" کے ذرائع کے مطابق نئے قانون اور عدالتی فیصلوں کے نتیجے میں نجی پبلشرز کی انوالمنٹ بڑھنے سے وہ مقاصد پورے ہونے میں مشکلات ہورہی تھیں جو مائیکل باربر اور برٹش کونسل لاہور کے نکولس شا کے ایجنڈے میں شامل ہیں، اس لئے اپیلیں کرنا ضروری ہوگیا۔ ذرائع کا دعویٰ ہے کہ ان دونوں غیر ملکی شخصیات نے اپنی مدد کے لئے بنگلہ دیش کے بعض ماہرین کی بھی مدد لی تاکہ بنگلہ دیش میں جس طرح تاریخ کے حوالے سے نئی نسل کی ذہن سازی کی گئی ہے، پاکستان میں بھی تاریخ کو نئے زاویے سے نئی نسل تک منتقل کیا جائے۔

"امت" نے اس سلسلے میں صوبائی وزیر تعلیم رانا مشہود احمد اور صوبائی سیکریٹری تعلیم اللہ بخش ملک سے بار بار رابطہ کیا لیکن جواب نہیں مل سکا۔ وزیر تعلیم کے اسسٹنٹ نے ہر بار یہ کہا کہ وہ میٹنگ میں ہیں۔ دوسری جانب صوبائی اسمبلی میں تعلیم سے متعلق مجلس قائمہ کی سربراہ شمیلہ اسلم کا کہنا تھا کہ: "میرے علم میں یہ معاملہ میڈیا کے ذریعے آیا ہے۔ اگر اسمبلی میں کسی نے اس معاملے کو اٹھایا تو ایوان اسے کمیٹی کے سپرد کرسکتا ہے۔ تب ہمارا کام شروع ہوگا اور ہم اس معاملے کی تہہ تک پہنچیں گے۔"

(روزنامہ امت کراچی، ۲۰ اگست ۲۰۱۷ء)

پنجاب حکومت نے رحمت عالم ﷺ کے متعلق مضامین حذف کردیئے

گوجرانوالہ.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پنجاب حکومت کے غیر آئینی، غیر اسلامی اور سیکولر رویہ کی مذمت کی ہے اور پرائمری کے نئے نصاب تعلیم کو مسترد کرتے ہوئے سابقہ نصاب کو بحال رکھنے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں نصاب تعلیم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن پاک، پاک فوج، قائد اعظم محمد علی جناح، مینار پاکستان، میجر عزیز بھٹی سمیت دیگر اسلامی و ملی مضامین کو خارج کرنا ظلم ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف حالات کا جائزہ لیں یہ نہ ہو کہ بڑے بھائی کی طرح وہ بھی مکافات عمل کا شکار ہو جائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے امیر مولانا محمد اشرف مجددی کی زیر صدارت منعقدہ ہنگامی اجلاس سے مولانا مفتی غلام نبی، مولانا حافظ محمد یوسف عثمانی، پروفیسر حافظ محمد انور، سید احمد حسین زید، مولانا محمد عارف شامی، مولانا قاری عبدالغفور آرائیں، مولانا عبدالمجید صفدر، مولانا سید محمود الرشید قدوسی، ڈاکٹر محمد عمران رفیق، حافظ احسان الواحد، مولانا قاری محمد انور، حافظ محمد معاویہ نے کہا ہے کہ نظریہ پاکستان اور اسلام کے خلاف پہلے بھی سازشیں ناکام ہوئی ہیں، یہ بھی ناکامی سے دوچار ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ اس سے بڑھ کر محرومی کیا ہوگی کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مضامین حذف کردیئے گئے۔ غیر ملکی قوتوں کی خوشنودی اور سیکولر کی چھاپ لگوانے سے سوائے ناکامی و نامرادی کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ عصری علوم کے اداروں کو لادین افراد تیار کرنے کی فیکٹری بنانا کسی طور پر قبول نہیں۔ حکومت اپنے رویہ پر نظر ثانی کرے۔ ورنہ عذاب الٰہی کی ذلت سے گزرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ نصاب میں کی گئی تبدیلیاں واپس نہ لی گئیں تو راست اقدام کیا جائے گا۔

بقیہ:..... نصاب تعلیم میں تبدیلی

خواب غفلت سے بیدار ہوں اور ملک وملت کے خلاف کی جانے والی شعوری سازشوں پر بیدار مغزی اور اتفاق رائے کا ثبوت پیش کریں۔ ہمارے یہاں افتراق در افتراق نے پہلے ہی قومی وجود کو مضمحل کردیا ہے، ایسے میں حکومت کے غیر حقیقت پسندانہ فیصلوں کا بروقت مواخذہ نہ کیا گیا تو ملک ناقابل تلافی نقصان سے دوچار ہوسکتا ہے۔ پاکستان نظریاتی مملکت ہے اور اس کی بقا اور استحکام کا دارومدار اسلام کے فراہم کردہ نظریۂ حیات پر ہے۔ مسلم لیگ ن کی قیادت کو درپیش بحرانوں سے سبق حاصل کرنا چاہئے، عاقبت بینی اور خدا خوفی کا دامن تھامے رکھنا چاہئے ورنہ خدا کی لاٹھی بے آواز ہے۔ (اداریہ روزنامہ اسلام کراچی، ۲۰ اگست ۲۰۱۷ء)

فضائل ومناقب

امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

مولانا محمد رمضان لدھیانوی

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک دن) احد پہاڑ پر چڑھے اور ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ (بھی آپ کے ساتھ تھے) احد پہاڑ ان کی وجہ سے کانپنے لگا (اور اس میں حرکت پیدا ہوگئی) تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا قدم مبارک مارا اور فرمایا: اے اُحد! ٹھہر جا' ساکن ہوجا' اس وقت تیرے اوپر اللہ کا ایک نبی ہے اور ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں۔ (صحیح بخاری ۱/۵۲۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) عثمان رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا: اے عثمان! امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو ایک خاص قمیص پہنائے گا تو اگر لوگ اس قمیص کو تم سے اتروانا چاہیں تو ان کے کہنے سے تم اس کو نہ اتارنا.... (جامع ترمذی ۲/۲۱۲' سنن ابن ماجہ: ۱۱)

ابوسہلہ سے روایت ہے کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کیا گیا اور وہ شہید کیے گئے' اس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھ کو بتلایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک خاص وصیت فرمائی تھی' میں نے صبر کے ساتھ اس وصیت پر عمل کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے... (جامع ترمذی ۲/۲۱۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن اپنے خطاب میں) ایک عظیم فتنہ کا ذکر فرمایا اور عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ: یہ بندہ اس فتنہ میں مظلومیت کے ساتھ شہید ہوگا۔ (جامع ترمذی ۲/۲۱۲)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام مسلم ابن سعید سے روایت ہے کہ (جس دن حضرت عثمانؓ شہید کیے گئے اس دن) انہوں نے بیس غلام آزاد کیے اور سراویل (پاجامہ) منگوایا (اور پہنا) اور اس کو بہت مضبوط باندھا اور اس سے پہلے کبھی نہ زمانہ

حیات وخدمات کی جھلکیاں

۱:...پیدائش...۴۷ ق ھ۔

۲:...آپؓ نے اسلام قبول کیا...۱۳ ق ھ۔

۳:...حبشہ کو ہجرت کی...۸ ق ھ۔

۴:...کنواں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کیا...۱ھ۔

۵:...حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ ذات الرقاع کے موقع پر مدینہ میں اپنا قائم مقام مقرر کیا...۴ھ۔

۶:...صلح حدیبیہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سفیر بناکر مکہ بھیجا...۶ھ۔

۷:...غزوۂ تبوک کے ایک تہائی مصارف برداشت کیے...۹ھ۔

۸:...مجلس شوریٰ کے رکن اور خلیفہ کے مشیر خصوصی رہے...از ۱۱ تا ۲۳ھ۔

۹:...خلیفہ منتخب ہوئے...۲۳ھ۔

۱۰:...حضرت عمرؓ کی وصیت کے مطابق مغیرہ بن شعبہؓ کے بجائے سعد بن ابی وقاصؓ کو کوفہ کا گورنر بنایا...۲۴ھ۔

۱۱:...افریقہ اور ایشیا کوچک میں فتوحات حاصل ہوئیں' اسکندریہ کی بغاوت فرو کی گئی...۲۵ھ۔

۱۲:...حضرت سعد بن ابی وقاصؓ معزول کیے گئے اور ولید بن عقبہ کو کوفہ کا گورنر بنایا گیا...۲۶ھ۔

۱۳:...عمرو بن العاصؓ معزول کیے گئے' عبداللہ بن ابی سرح ان کے بجائے مصر کے گورنر ہوئے...۲۷ھ۔

۱۴:...حضرت امیر معاویہؓ نے جزیرہ قبرص فتح کیا...۲۸ھ۔

۱۵:...والی بصرہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ معزول ہوئے اور عبداللہ بن عامر گورنر ہوئے...۲۹ھ۔

۱۶:...افغانستان' ترکستان اور خراسان میں فتوحات ہوئیں...۳۰ھ۔

۱۷:...قیصر روم کے عظیم بحری بیڑہ کو شکست دی گئی' بیڑہ گرد مارا گیا...۳۱ھ۔

۱۸:...حضرت امیر معاویہؓ نے قسطنطنیہ پر حملہ کیا اور عبداللہ بن عامر نے مرو روذ' طالقان' فاریاب اور جوزجان فتح کیے...۳۲ھ۔

۱۹:...ارض روم میں حصن المرۃ پر حملہ کیا گیا...۳۳ھ۔

۲۰:...طرابلس کی بغاوت کو فرو کیا گیا' عمال کی مجلس شوریٰ منعقد کی...۳۴ھ۔

۲۱:...تحقیقاتی وفود بھیجے گئے' حضرت عثمانؓ شہید کردیے گئے...۳۵ھ۔

جاہلیت میں (یعنی اسلام لانے سے پہلے) پہنا تھا اور نہ اسلام لانے کے بعد کبھی پہنا تھا اور فرمایا کہ میں نے گزشتہ رات خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ ﷺ کے ساتھ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو بھی' ان حضرات نے مجھ سے فرمایا کہ عثمان! صبر پر قائم رہو تم کل ہمارے پاس روزہ افطار کرو گے۔ اس کے بعد آپ نے مصحف (قرآن مجید) منگوایا اور اس کو سامنے رکھ کر کھولا (اور تلاوت شروع کر دی) پھر اسی حال میں شہید کئے گئے کہ مصحف آپ کے سامنے تھا۔ (مسند احمد' مسند ابو یعلی موصلی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسلمانوں میں سے جس شخص نے سب سے پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی وہ عثمانؓ بن عفان تھے وہ اپنی اہلیہ محترمہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا) کو ساتھ لے کر حبشہ کے لئے روانہ ہو گئے (پھر طویل مدت تک) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں کے بارے میں کوئی خبر نہیں ملی تو آپ باہر تشریف لے جاتے اور خبر معلوم ہونے کا انتظار فرماتے اور کہیں سے خبر حاصل ہونے کی کوشش فرماتے تو قبیلہ قریش کی ایک خاتون ملک حبشہ سے (مکہ) آئی تو آپ ﷺ نے اس سے (ان کے بارے میں) دریافت فرمایا تو اس نے کہ: اے ابو القاسم! میں نے ان دونوں کو دیکھا ہے' آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تم نے ان کو کس حال میں دیکھا تو خاتون نے کہا کہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے (آپ ﷺ کی صاحبزادی) رقیہ کو آہستہ چلنے والے ایک حمار پر سوار کر دیا تھا اور وہ خود پیدل پیچھے چل رہے تھے' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان دونوں کے ساتھ رہے (اور ان کی حفاظت فرمائے) اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ (اللہ کے پیغمبر) لوط (علیہ السلام) کے بعد عثمان پہلے شخص ہیں' جنہوں نے اپنی بیوی کو ساتھ لے کر اللہ کی طرف ہجرت کی۔ (معجم کبیر طبرانی' بیہقی' ابن عساکر)

حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عثمان بن عفان سے ملے اور وہ اس وقت بہت ہی غمزدہ اور سخت رنجیدہ تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان کا یہ حال دیکھ کر) فرمایا: عثمان! تمہارا کیا حال ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں کیا کسی شخص پر بھی ایسی مصیبت آئی ہے' جو مجھ پر آئی ہے؟ آپ ﷺ کی صاحبزادی جو میرے ساتھ تھیں (یعنی رقیہ رضی اللہ عنہا) وہ وفات پا گئیں' اللہ ان پر رحمت فرمائے' (اس صدمہ سے) میری کمر ٹوٹ گئی ہے اور آپ ﷺ سے دامادی کے رشتہ کا جو شرف مجھے نصیب تھا' اب وہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا (اور میں اس عظیم نعمت اور سعادت سے محروم ہو گیا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ: عثمان! کیا تم ایسا ہی کہتے ہو (اور تمہیں اس کا صدمہ اور رنج ہے)؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں قسم کے ساتھ وہی عرض کرتا ہوں جو میں نے عرض کیا ہے (میرا یہی حال اور یہی احساس ہے) اسی درمیان کہ آپ ﷺ عثمان رضی اللہ عنہ سے یہ گفتگو فرما رہے تھے' آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے عثمان! یہ جبرائیل امین ہیں' یہ مجھے اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچا رہے ہیں کہ میں اپنی بیٹی مرحومہ رقیہ کی بہن ام کلثوم کا نکاح تم سے کر دوں' اسی مہر پر جو رقیہ کا تھا اور اسی کے مثل معاشرت پر' اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنی بیٹی ام کلثوم کا نکاح کر دیا۔ (ابن عساکر)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بذریعہ وحی حکم دیا کہ میں اپنی دونوں عزیز بیٹیوں کا نکاح عثمان سے کروں۔ (ابن عدی' دار قطنی' ابن عساکر)

حضرت عصمۃ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان صاحبزادی کا انتقال ہو گیا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں (یعنی ام کلثوم) تو آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ: آپ لوگ عثمان رضی اللہ عنہ کا نکاح کر دیں' اگر میری کوئی تیسری بیٹی ہوتی تو میں اس کا نکاح بھی عثمان ہی سے کر دیتا اور میں نے اپنی بیٹیوں کا نکاح عثمان سے وحی کے ذریعہ ملے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکم ہی سے کیا تھا۔ (ابن عساکر)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری صاحبزادی (ام کلثوم) کا انتقال ہو گیا... تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عثمان! اگر میری دس بیٹیاں ہوتیں تو میں ان میں سے ایک کے بعد ایک کا (سب کا) تم سے نکاح کر دیتا' کیونکہ میں تم سے بہت راضی اور خوش ہوں۔ (معجم اوسط طبرانی' افراد دار قطنی' ابن عساکر)

ثابت بن عبید سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں مدینہ جانے والا ہوں' وہاں لوگ مجھ سے عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوالات کریں گے تو (مجھے بتلا دیجئے) کہ میں ان کو کیا جواب دوں' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان لوگوں کو جواب دیجیو اور بتلائیو کہ عثمان رضی اللہ عنہ اللہ کے ان بندوں میں سے تھے (جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے) وہ بندے جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے پھر انہوں نے تقویٰ اور کامل ایمان والی زندگی گزاری پھر تقویٰ اور احسان کا مقام ان کو حاصل ہوا اور اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں سے محبت و پیار فرماتا ہے جو مقام احسان پر فائز ہوں۔ (ابن مردویہ' ابن عساکر) ☆☆☆

یورپ کا ''سہما ہوا مذہب'' اور قانون توہین رسالت

محمد عاصم حفیظ، شیخوپورہ

یورپی ملک ہالینڈ کے ایک چرچ میں ہونے والی ایک شرمناک حرکت نے عالمی میڈیا کی توجہ حاصل کی ہے۔ ہوا کچھ یوں کہ تلبرگ شہر میں دو اداکاروں نے چرچ کے اعترافی باکس میں جنسی عمل کی فلم بندی کی جس ویڈیو کو بعدازاں پورنوگرافی کی ویب سائٹس پر جاری بھی کیا گیا ہے۔ چرچ کے پادری نے ویڈیو سامنے آنے کے بعد پراسیکیوٹر کو ان اداکاروں کے خلاف کارروائی کی درخواست کی لیکن عدالت نے پادری کے اس مطالبے کو یہ کہہ کر مسترد کر دیا کہ اس ''حرکت'' سے کسی قانون کی خلاف ورزی نہیں ہوئی۔ ملک میں توہین مذہب کا کوئی قانون موجود نہیں۔ چرچ حکام کی جانب سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ کم سے کم دیوار پھلانگ کر عمارت کے اندر داخل ہونے پر ہی گرفت کر لی جائے لیکن اسے بھی مسترد کر دیا گیا۔ چرچ کے پادری کا کہنا ہے کہ وہ اس فیصلے سے سخت ناخوش ہیں۔ انہوں نے اتوار کو اس حوالے سے اجتماعی معافی کے لئے دعا بھی کروائی۔ دلچسپ ترین پہلو یہ بھی ہے کہ اس خبر نے یورپ بھر کے چرچ حکام اور پادری حضرات کو پریشان کر دیا ہے۔ ایک تجویز یہ بھی سامنے آئی ہے کہ گرجا گھروں کے باہر ''داخلہ ممنوع ہے'' کے بورڈز لگا دیئے جائیں تاکہ بغیر اجازت اندر داخل ہونے والوں کے خلاف ''قانونی کارروائی'' کا جواز پیدا کیا جا سکے۔ لیکن اس حوالے سے پریشانی یہ بھی ہے کہ کبھی کبھی چرچ آنے والے عقیدت مند بھی کہیں رک نہ جائیں۔ پادری اس قسم کے واقعات پر ملکی قوانین سے کسی بھی قسم کی مدد حاصل کرنے میں قاصر رہے ہیں اور وہ صرف ''اجتماعی معافی'' کی دعا ہی کرا سکتے ہیں۔

اس واقعے سے آپ یورپ میں ''مذہب اور عبادت گاہوں'' کی بے سروسامانی اور اوقات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ یعنی پوری کہانی میں اس ''مذموم حرکت'' کا تذکرہ نہیں بلکہ پادری اور چرچ حکام بے بس و لاچار دکھائی دیتے ہیں۔ وہ حکام سے التجائیں کر بھی رہے ہیں تو دیوار پھلانگنے کے جرم، بغیر اجازت داخلے جیسے اقدامات پر جبکہ ایک مقدس مقام کی بے حرمتی اور زناکاری جیسے جرم کا تذکرہ تک نہیں کیونکہ انہیں پتہ ہے کہ اس پر ملکی قوانین خاموش ہیں۔ قانون ان کی مدد نہیں کر سکتا اور پادری کی درخواست مسترد ہونا اس کی دلیل بھی ہے۔ ہمارے ہاں بھی مغربی ممالک سے فنڈز لیکر لابنگ کرنیوالی این جی اوز اور بعض میڈیا کے ادارے بھی آئے روز یہ مطالبہ کرتے رہتے ہیں کہ ملک سے توہین رسالت اور توہین مذہب کے قوانین فوری طور پر ختم کر دیے جائیں۔ ہمارے ایک سابقہ گورنر اور بہت سے اعلیٰ حکام تو انہیں ''کالے قوانین'' تک قرار دے چکے ہیں۔ کوئی بھی چھوٹا بڑا واقعہ ہو جائے تو ہمارے ہاں مغرب زدہ لبرل دانشوروں کا مطالبہ یہی ہوتا ہے کہ ایسے قوانین کو ہی ختم کر دیا جائے جن کے تحت مقدس شخصیات اور عبادت گاہوں کی توہین پر کارروائی کی جاتی ہے۔ ہالینڈ کا یہ واقعہ ان افراد کے لئے سبق آموز ہے کہ جہاں توہین مذہب کے قوانین ختم کر دیئے جاتے ہیں تو وہاں پھر پادری دیوار پھلانگنے کے جرم کے تحت کارروائی کی بھیک مانگتے نظر آتے ہیں۔ شاید آپ کو یاد ہو امریکا میں ایک پادری ٹیری جونز نے باقاعدہ قرآن پاک جلانے کی تقریب منعقد کرنے کا اعلان کیا تھا۔ جب امریکہ نے مسلم ممالک کے شدید مطالبے اور سخت عالمی ردعمل کے باعث اسے روکنے کا فیصلہ کیا تو اسے عوامی مقامات پر ''آگ جلانے'' کے قانون کی خلاف ورزی پر روکا گیا تھا۔ اس بدبخت نے اس وقت تو یہ مذموم حرکت نہیں کی لیکن بعد میں اس نے واقعی قرآن پاک کو ایک چرچ کے اندر جلایا تھا جسے کوئی بھی امریکی قانون نہیں روک سکا۔ یعنی ٹیری جونز کو آگ جلانے سے روکا گیا۔ اربوں مسلمانوں کی مقدس ترین کتاب اور ان کے جذبات سے کھیلنے سے روکنے کا کوئی قانون موجود نہیں تھا۔ بہت سے شدہ دماغ ارض پاک میں بھی شاید ایسا ہی ماحول بنانا چاہتے ہیں۔ جب قوانین ختم ہو جائیں تو پھر مقدس ترین ہستیوں کو گالی گلوچ اور گستاخی پر کارروائی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا۔ مساجد میں بھی کوئی شرارتی جوڑا کوئی ''حرکت'' کر جائے گا تو علمائے کرام بغیر اجازت اندر داخلے کی دلیل لے کر قانونی کارروائی کی بھیک مانگتے نظر آئیں گے۔ کوئی قرآن پاک جلانا چاہے تو اسے روکنے کے لئے قانون نہیں ملے گا۔ کسی نے توہین رسالت کا ارادہ کر لیا تو اسے ترلے منتوں سے منانا پڑے گا یا پھر صرف ''اجتماعی دعا'' سے ہی دل کو تسلی دینی ہوگی۔ ہالینڈ کا یہ واقعہ باعث عبرت ہے اور لمحہ فکریہ ہے ان نام نہاد دانشوروں کے لئے جو دن رات ملک سے توہین مذہب اور توہین رسالت کے قوانین ختم کرانے کے لئے راگ الاپتے رہتے ہیں۔

☆☆..........☆☆

ختم نبوت انعام گھر،نورنگ

رپورٹ: مولانا محمد ابراہیم ادہمی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے زیر اہتمام گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی 14-13 اگست 2017ء کو جامع مسجد مجیدی نورنگ میں اسکول، کالج و دینی مدارس کے طلبا کے لئے دو روزہ ختم نبوت انعام گھر مقابلہ منعقد کیا گیا۔ ضلعی ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی، ناظم تبلیغ مولانا محمد طیب طوفانی، ناظم اطلاعات صاحبزادہ امین اللہ جان، ناظم دفتر مولانا ماسٹر عمر خان پر مشتمل کمیٹی دینی مدارس اور اسکول و کالج کے طلبا سے رابطے اور مقابلے میں شریک ہونے کی دعوت دینے کے لئے مقرر کی۔ مذکورہ بالا کمیٹی نے ضلع کے تمام اسکولوں، کالجوں اور دینی مدارس کے طلبا کو دعوت دینے کے ساتھ ساتھ مساجد کے ائمہ حضرات سے خصوصی ملاقاتیں کی جو الحمدللہ! بارآور ثابت ہوئیں۔

12 اگست کو ختم نبوت چوک میں ایک روزہ رجسٹریشن کیمپ لگایا گیا جس میں بہت سے طلبا نے اپنے نام لکھوا کر مقابلے میں شرکت کا پکا عزم کیا۔ 13 اگست کو طلبا کو مقابلے کی ہدایت اور طریقہ کار کی تربیت دی گئی۔ 14 اگست کو صبح جامع مسجد میں کثیر تعداد میں طلبا نے شرکت کی تقریباً 350 طلبا اور 23 طالبات نے مقابلے میں حصہ لیا۔ ضلع ناظم اعلیٰ مولانا عبدالرحیم کی صدارت میں تلاوت کلام پاک سے پروگرام شروع ہوا۔ ختم نبوت کے ضلعی ناظم مفتی ضیاء اللہ، مولانا محمد ابراہیم ادہمی، مولانا محمد طیب طوفانی، صاحبزادہ امین اللہ جان، مولانا ماسٹر عمر خان، جے یو آئی کے سابقہ ضلعی جنرل سیکریٹری مولانا بشیر احمد حقانی، مولانا محمد رحمان، حافظ شبیر احمد اور مولانا محمد امجد نے ختم نبوت انعام گھر کے شرکاء سے سوالات پوچھے جبکہ طلبا کرام نے جوش و جذبے سے تمام سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی سرپرست اعلیٰ شیخ الحدیث حضرت مولانا حسین احمد نے تمام طلبا کو انعامات دیئے جبکہ نمایاں پوزیشن لینے والوں کو خصوصی انعامات سے نوازا گیا۔ چھوٹی چھوٹی بچیوں یعنی طالبات کے لئے خصوصی انعامات تھے جو مفتی ضیاء اللہ نے ان کو دیئے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے شیخ الحدیث حضرت مولانا حسین احمد نے فرمایا کہ نسل نو کی تربیت ہماری اولین ذمہ داری ہے اور ان کو دین کے بنیادی عقائد و تعلیمات سے باخبر رکھنا ہم پر فرض ہے۔ انہی طلبا سے ہماری ساری امیدیں وابستہ ہیں، یہ ہمارا سرمایہ ہے ان کو دین دشمن قوتوں خصوصاً قادیانیوں کی سرگرمیوں سے باخبر رکھنے کے لئے ہم اس طرح کے پروگرام منعقد کرتے رہیں گے۔ اتنی کثیر تعداد میں اسکول و کالج اور دینی مدارس کے طلبا نے 14 اگست کے دن شرکت کر کے میرا دل خوش کر دیا اور دل سے تمام طلباء و منتظمین پروگرام کے لئے دعا گو ہوں۔ دعا کے بعد مفتی ضیاء اللہ، مولانا محمد ابراہیم ادہمی، مولانا محمد طیب طوفانی، صاحبزادہ امین اللہ جان، مولانا عمر خان، مولانا بشیر احمد حقانی سمیت دیگر علماء کی نگرانی میں آزادی پاکستان کی مناسبت سے ختم نبوت آزادی امن واک کے نام سے پرامن ریلی ختم نبوت زندہ باد اور پاکستان پائندہ باد کے فلک شگاف نعروں کی گونج میں نورنگ بازار کے مختلف راستوں سے ہوتے ہوئے ختم نبوت چوک نورنگ میں جلسہ عام کی صورت اختیار کر گئی۔ ختم نبوت چوک میں پرچم کشائی کی گئی۔ پرچم کشائی کی تقریب میں جے یو آئی کے تحصیل نائب ناظم حاجی سالار، ناظم اختر زمان، ناظم جنان وزیر، جے یو آئی نار جعفر کے امیر حافظ عبدالرحیم جاوید، مولانا محمد گل، مولانا احسان اللہ انقلابی، حاجی عظیم خان، حاجی غلام فرید، یونین صدر حاجی امان اللہ، مولانا طاہر شاہ سمیت دیگر سیاسی و سماجی حضرات نے شرکت کر کے پرچم کشائی کی تقریب کو چار چاند لگا دیئے۔ مفتی ضیاء اللہ نے برصغیر پاک و ہند کی آزادی خصوصاً پاکستان کی آزادی میں علماء دیوبند کی قربانیوں پر مفصل روشنی ڈالی اور اکابرین دیوبند کی قربانیوں کو سلام عقیدت پیش کیا۔ استاد الحدیث مفتی عبدالغفار کی اختتامی دعا سے ختم نبوت کے پروگرامات اختتام پذیر ہوئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے عہدیداروں نے بچوں کے مزاج کے موافق ان کی خوب تواضع کی۔ پروگرام میں بچوں کی خوشی دیدنی تھی۔ اللہ تعالیٰ تمام پروگراموں کو اپنے بارگاہ میں قبول فرمائیں۔ آمین۔

☆☆......☆☆

"محمد رسول اللہ" کا قادیانی تصور

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

(۲)

۴: ہمارے بھولے ہوئے بھائیوں کو ایک اور نکتہ پر بھی غور کرنا چاہئے' وہ یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو احساس تھا کہ ان کا دعویٰ نبوت آیت خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی کے منافی ہے' اس سے بچنے کے لئے انہوں نے "فنافی الرسول" اور "ظل و بروز" کا راستہ اختیار کیا' اور دعویٰ کیا کہ چونکہ وہ بروزی طور پر بعینہ محمد رسول اللہ کی بعثت ثانیہ کا مظہر ہیں' اس لئے ان کے دعوے نبوت سے ختم نبوت کی مہر نہیں ٹوٹتی' ہاں اگر "محمد رسول اللہ" کی جگہ کوئی اور آتا تو ختم نبوت کی مہر ضرور ٹوٹ جاتی' چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"خاتم النبیین کا مفہوم تقاضا کرتا ہے کہ جب تک (مدعی نبوت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان) کوئی پردہ مغائرت کا باقی ہے اس وقت تک کوئی نبی کہلائے گا تو گویا اس مہر کو توڑنے والا ہوگا جو خاتم النبیین پر ہے لیکن اگر کوئی شخص اسی خاتم النبیین میں ایسا گم ہو کہ باعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پا لیا ہو اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہو گیا ہو تو وہ بغیر مہر توڑے کے نبی کہلائے گا' کیونکہ وہ محمدؐ ہے گو ظلی طور پر' پس باوجود اس شخص کے دعوے نبوت کے جس کا نام ظلی طور پر محمدؐ اور احمدؐ رکھا گیا پھر بھی وہ سیدنا محمد خاتم النبیین ہی رہا' کیونکہ یہ "محمد ثانی" اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر اور اسی کا نام ہے۔"

(ایک غلطی کا ازالہ ص۵)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو درحقیقت خاتم النبیین تھے' مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارا جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں' اور نہ اس سے مہر خاتمیت ٹوٹتی ہے' کیونکہ میں بارہا یہ بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت و آخرین منھم لما یلحقوا بھم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں' اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے' پس اس طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا' کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔" (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ روحانی خزائن ص۲۱۲ ج۱۸)

مرزا صاحب کی اس طویل تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ میں چونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز اور مظہر ہونے کی وجہ سے بعینہ محمد رسول اللہ ہوں' اس لئے میرے نبی ہونے سے خاتمیت کی مہر نہیں ٹوٹتی۔ غور کیجئے! اپنی نبوت کے لئے جو طریق استدلال پیش کیا ہے' کیا یہی طریق عیسائی لوگ' الوہیت مسیح کو ثابت کرنے کے لئے پیش نہیں کرتے؟ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ روح اللہ ہیں' اس لئے ان کے انسانی قالب میں خدا کی روح جلوہ گر تھی' اور چونکہ مظہر خدا ہونے کی وجہ سے (نعوذ باللہ) وہ بعینہ خدا ہیں' اس لئے ان کے خدا کہلانے سے توحید کی مہر نہیں ٹوٹتی ہے۔ اگر مرزا قادیانی کا بروز محمد ہونا ممکن ہے اور اس سے خاتمیت کی مہر نہیں ٹوٹتی' تو روح اللہ بروز خدا کیوں نہیں؟ اور اس سے توحید کی مہر کیونکر ٹوٹ جاتی ہے' اگر مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ ان کے نبی ہونے سے محمدؐ کی نبوت محمدؐ ہی کے پاس رہتی ہے' تو عیسیٰ علیہ السلام کے خدا کہلانے سے بھی خدا کی خدائی کسی اور پاس نہیں جاتی۔ استغفراللہ۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے بروزی نظریہ پر جتنا غور کرو' اس کی غلطی واضح ہوجائے گی' واقعہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی بروزی بعثت نے عقیدہ "توحید در تثلیث" پر مہر تصدیق ثبت کر دی' یا یوں کہا جائے کہ انہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قادیاں میں (بشکل مرزا) دوبارہ اتار کر ایک "جدید عیسائیت" کی طرح ڈال دی۔

۵: اسی بحث کا ایک اور پہلو بھی غور طلب ہے' عیسائیوں نے جب یہ دعویٰ کیا کہ "مسیح خدا کا اکلوتا بیٹا ہے" تو انہیں حضرت مسیح کی والدہ کو معاذ اللہ! خدا کے رشتہ زوجیت میں منسلک کرنا پڑا' اسی لئے قرآن کریم نے جہاں عقیدہ ولدیت کی نفی کی' وہاں عقیدہ زوجیت کی بھی نفی فرمائی: "ان یکون لہ ولد ولم تکن لہ صاحبۃ۔" (سورۃ انعام:۱۰۱) اسی طرح جب مرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں کہ وہ بروزی طور پر (معاذ اللہ) بعینہ محمد رسول اللہ ہیں' اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر صفت اور ہر کمال انہیں بروزی طور پر حاصل ہے' تو اس کا بدیہی نتیجہ یہ ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات' بروزی طور پر (نعوذ باللہ) مرزا غلام احمد قادیانی سے منسوب ہیں' کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اس سے گندی گالی ہو سکتی ہے...... اور کوئی مسلمان جس کے دل میں ذرا بھی شرم وحیا ہو وہ اس بدترین حملہ کو برداشت کر سکتا ہے؟

میں یہاں یہ وضاحت کر دینا چاہتا ہوں کہ ازواج مطہرات کی قدر ومنزلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس نبوت سے زیادہ نہیں' اگر ازواج مطہرات کے حق میں یہ دریدہ دہنی ناقابل برداشت ہے' یہ بات سنتے ہی ایک باغیرت آدمی کی آنکھوں میں خون اتر آتا ہے' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ونبوت کو جو شخص اپنی طرف منسوب کرتا ہے' اسے کیونکر برداشت کر لیا جائے؟

ایک ہے کسی شخص کا نفس نبوت کا دعویٰ کرنا' اور ایک ہے بعینہٖ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت اور کمالات رسالت کا دعویٰ کرنا' دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نفس نبوت کا دعویٰ بھی کفر ہے' لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے صرف نبوت کا دعویٰ نہیں کیا' بلکہ ظل و بروز کی آڑ میں رسالت محمدیہ کو اپنی جانب منسوب کیا ہے' وہ کہتا ہے کہ میں نبی ہوں' مگر میری نبوت کوئی نئی نبوت نہیں' نہ میں کوئی نیا نبی ہوں' بلکہ بروزی طور پر بعینہٖ محمد رسول اللہ ہوں' جو پہلے مکہ میں مبعوث ہوا تھا اور اب قادیان میں دوبارہ اسی کا ظہور ہوا ہے......
مرزا غلام احمد قادیانی کی جماعت کا ترجمان روزنامہ ''الفضل'' لکھتا ہے:

''اے مسلمان کہلانے والو! اگر تم واقعی اسلام کا بول بالا چاہتے ہو اور باقی دنیا کو اپنی طرف بلاتے ہو تو پہلے خود سچے اسلام کی طرف آجاؤ' جو مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) میں ہو کر ملتا ہے' اسی کے طفیل آج بر وتقویٰ کی راہیں کھلتی ہیں' اسی کی پیروی سے انسان فلاح و نجات کی منزل مقصود پر پہنچ سکتا ہے' وہ وہی فخر الاولین والآخرین ہے جو آج سے تیرہ سو برس پہلے رحمۃ للعالمین بن کر آیا تھا اور اب اپنی تکمیل تبلیغ کے ذریعہ ثابت کر گیا کہ واقعی اس کی دعوت جمیع ممالک وملل عالم کے لئے تھی۔ فصلی اللہ علیہ وسلم۔''

(الفضل ۲۶/ستمبر ۱۹۱۵ء قادیانی مذہب ص ۲۸۰)

اس لئے مرزا غلام احمد کا جرم صرف یہ نہیں کہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا' بلکہ اس سے بھی بدتر جرم یہ ہے کہ اس نے ظل و بروز کی من گھڑت اصطلاحات کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر چیز کو اپنی طرف منسوب کر لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی زوجہ مطہرہ کا نام نامی ''خدیجہ'' تھا' مگر بے غیرتی اور بے حیائی کی حد ہے کہ مرزا غلام احمد نے محمد رسول اللہ بننے کے شوق میں ''خدیجہ'' کو بھی اپنی طرف منسوب کر لیا' مرزا کا الہام ہے:

''اذکر نعمتی رأیت خدیجتی میری نعمت کو یاد کر تو نے میری خدیجہ کو دیکھا۔''

(تذکرہ طبع دوم ص ۲۸۷ طبع سوم ص ۳۲۷)

''اشکر نعمتی رأیت خدیجتی میری نعمت کا شکر کر تو نے میری خدیجہ کو دیکھا۔'' (تذکرہ ص ۱۰۹)

افسوس ہے کہ اس کی مزید تشریح کی ایمانی غیرت اجازت نہیں دیتی:

مرا دردیست اندر دل اگر گویم زباں سوزد
وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخواں سوزد

بہر حال ''محمد رسول اللہ'' کے ساتھ ''خدیجہ'' کی نسبت مرزا غلام احمد کی نفسیاتی ذہنیت کی نشاندہی کے لئے کافی ہے۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے ذرا بھی ایمانی غیرت اور انسانیت سے نوازا ہو' اس کے لئے اس کے دقیق پہلوؤں کا مطالعہ مشکل نہیں۔

۶: ہمارے بھائیوں کو یہ بھی سوچنا چاہئے کہ کیا مرزا غلام احمد قادیانی کی جسمانی ودماغی صحت ان کے اس دعوے سے کہ میں ''محمد رسول اللہ'' ہوں' (کیا ثابت ہوتی ہے؟) اس بارے میں ہر عام وخاص جانتا ہے کہ وہ بہت سے پیچیدہ امراض کا نشانہ تھے' جن میں سے چند امراض کی فہرست حسب ذیل ہے:

(۱) بدہضمی (ریویو مئی ۱۹۲۸ء)
(۲) تشنج دل (ضمیمہ اربعین نمبر ۳' نمبر ۴ ص ۴' خزائن ص ۴۷۱ ج ۱۷)
(۳) تشنج اعصاب (سیرۃ المہدی ص ۱۳ ج ۱)
(۴) جسمانی قویٰ مضمحل (آئینہ احمدیت ص ۱۸۶ دوست محمد)
(۵) دق (حیات احمد جلد دوم نمبر اول ص ۷۹ یعقوب علی)
(۶) سل (سیرۃ المہدی ص ۳۲ ج ۲' بدر جون ۱۹۰۶ء)
(۷) مراق (سیرۃ المہدی ص ۵۵ ج ۲' بدر جون ۱۹۰۶ء)
(۸) ہسٹریا (سیرۃ المہدی ص ۱۳ ج ۱' ص ۵۵ ج ۲)
(۹) دماغی بے ہوشی (الحکم ۲۱ مئی ۱۹۳۴ء)
(۱۰) غشی (سیرۃ المہدی ص ۱۳ ج ۱)
(۱۱) سو سو بار پیشاب (ضمیمہ اربعین ص ۴ جلد نمبر ۴)
(۱۲) کثرت اسہال (نسیم دعوت ص ۶۸)
(۱۳) دل ودماغ سخت کمزور (تریاق القلوب ص ۳۵)

(۱۴) قولنج زحیری (ص۳۴۴)

(۱۵) مسلوب القویٰ (آئینہ احمدی ص۱۸۶)

(۱۶) ذیابیطس (نزول المسیح ص۲۰۹ حاشیہ)

(۱۷) ریگن (مکتوبات احمدیہ)

(۱۸) دوران سر (نزول المسیح ص ۲۰۹ حاشیہ)

(۱۹) شدید درد سر جس کا آخری نتیجہ مرگی (حقیقۃ الوحی ص۳۶۲)

(۲۰) حافظہ نہایت ابتر (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم ص۳، ص۲۱)

(۲۱) حالت مردی کالعدم (تریاق القلوب ص ۳۵)

(۲۲) سستی نامردی (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم (۳) ص۱۴)۔

خود مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

"مجھے دو مرض دامن گیر ہیں' ایک جسم کے اوپر کے حصہ میں کہ سردرد اور دوران سر' اور دوران خون کم ہو کر ہاتھ پیر سرد ہو جانا۔ نبض کم ہو جانا اور دوسرے جسم کے نیچے میں کہ پیشاب کثرت سے آنا اور اکثر دست آتے رہنا' یہ دونوں بیماریاں قریب بیس برس سے ہیں۔" (نسیم دعوت ص۱۷۱)

"میں ایک "دائم المرض آدمی ہوں"...... ہمیشہ دردسر اور دوران سر کی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے' اور دوسری بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے' اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں۔" (ضمیمہ اربعین ۳)

"مجھے دوران سر کی بہت شدت سے مرض ہوگئی ہے' پیروں پر بوجھ دے کر پاخانہ پھرنے سے مجھے سر کو چکر آجاتا ہے۔"

(خطوط امام بنام غلام ص۶)

"کوئی وقت دوران سر (سر کے چکر) سے خالی نہیں گزرتا' مدت ہوئی نماز تکلیف سے بیٹھ کر پڑھی جاتی ہے' بعض اوقات درمیان میں توڑنی پڑتی ہے' اکثر بیٹھے بیٹھے ریگن ہو جاتی ہے۔"

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر۲ ص۸۸)

"مجھ کو دو بیماریاں ہیں: ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول۔" (رسالہ تشحیذ الاذہان جون۱۹۰۶ء)

"ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب...... نے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود...... سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹریا ہے' بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے۔"

(سیرۃ المہدی ص۵۵ ج۲)

مرزا صاحب کی اہلیہ کی روایت ہے کہ:

"حضرت قادیانی کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹریا کا دورہ بشیر اول کی وفات ۴/نومبر ۱۸۸۸ء کے چند دن بعد ہوا تھا' اس کے بعد آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے لگے' جن میں ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے' بدن کے پٹھے کھینچ جاتے تھے' خصوصاً گردن کے پٹھے' اور سر میں چکر ہوتا تھا۔"

(سیرۃ المہدی ص۱۳ ج۱)

مرزا غلام احمد قادیانی کے ایک مرید ڈاکٹر شاہنواز صاحب لکھتے ہیں:

"حضرت قادیانی کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر' دردسر' کمی خواب' تشنج دل' بدہضمی' اسہال' کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی سبب تھا' اور وہ عصبی کمزوری تھا۔"

(رسالہ ریویو آف ریلجنز مئی ۱۹۲۷ء)

"میر صاحب! مجھے وبائی ہیضہ ہوگیا ہے۔" (مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی کا آخری فقرہ' مندرجہ حیات ناصر ص۱۴)

اب انصاف فرمایئے کہ کیا ان تمام امراض کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا جاسکتا ہے؟ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی نعوذباللہ! مراق' ہسٹریا' ذیابیطس' سلسل البول' کثرت اسہال' سوئے ہضم' ضعف قلب' ضعف دماغ' ضعف اعصاب حتیٰ کہ "حالت مردی کالعدم" کا شکار ہوسکتے تھے؟ استغفراللہ! محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو خیر سید البشر اور افضل الرسل ہیں' کیا دنیا کی کوئی بھی تاریخ ساز شخصیت بیک وقت (ان تمام امراض کا شکار ہوسکتی ہے؟) ان تمام امراض کے باوجود مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دعویٰ کرنا کہ میں "محمد رسول اللہ ہوں" دنیا کے سامنے سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا تصویر پیش کرتا ہے؟ جب ایک طرف مرزا غلام احمد قادیانی اپنی زبان وقلم سے مراق' ہسٹریا' ذیابیطس' ضعف دل ودماغ' حافظہ کی ابتری وخرابی' سو سو بار پیشاب' اکثر دست آتے رہنا...... اور حالت مردی کالعدم کا اقرار کرتے ہیں اور دوسری طرف وہ بڑی شوخ چشمی سے خود کو محمد رسول اللہ کا بروز ومظہر اور "حسن واحسان میں آپ کا نظیر" کہتے ہیں تو غیر اقوام کیا یہ فیصلہ نہیں کریں گی کہ مسلمانوں کا "محمد رسول اللہ" بھی قادیانیوں کے "محمد رسول اللہ" کی طرح معاذاللہ! انہی امراض کا مریض ہوگا؟ اور اس کی دماغی چولیں بھی خدانخواستہ ٹھکانے نہیں ہوں گی؟ مراق اور ذیابیطس کی چادریں اس کے بھی زیب بدن ہوں گی؟ معاذاللہ۔

(جاری ہے)

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

تبلیغی و دعوتی اسفار

لیہ اور مظفر گڑھ کا چار روزہ تبلیغی دورہ: عزیز القدر مولانا محمد ساجد سلمہ، خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے خادم اور خانقاہ شریف کے انچارج حکیم سلطان محمود مدظلہ کے فرزند ارجمند اور جامعہ سعدیہ خانقاہ شریف کے فاضل ہیں۔ انہیں ضلع لیہ اور مظفر گڑھ کا مبلغ مقرر کیا گیا اور راقم کی ڈیوٹی لگی کہ عزیز کا تعارف کرایا جائے۔

۷رجولائی جمعۃ المبارک کا خطبہ راقم نے جامع مسجد قاسمیہ چوک سرور شہید میں دیا، جبکہ موصوف نے جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام کی مسجد میں بیان کیا۔ جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام ۱۹۶۶ء میں معرض وجود میں آیا۔ مولانا عبدالمجید فاروقی مدظلہ نے دن رات محنت کر کے مدرسہ کو جامعہ کی شکل دی، جس میں بنین اور بنات میں دورہ حدیث شریف سمیت تمام کلاسیں ہیں۔ حضرت مولانا عبدالمجید فاروقی ہمارے استاذ جی حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی نور اللہ مرقدہ، سابق امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مایہ ناز تلامذہ میں ہیں۔ بہت ہی بااخلاق اور ملنسار انسان ہیں۔ جامعہ کا اہتمام آپ کے فرزند ارجمند مولانا سعید اللہ فاضل جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا آپ کی سرپرستی اور نگرانی میں چلائے ہوئے ہیں۔ موصوف نے راقم کی آمد پر نہ صرف خوشی کا اظہار کیا، بلکہ شاندار الفاظ میں مجلس اور راقم کا تعارف کرایا۔

چوک اعظم: مدرسہ دارالہدیٰ کا نظم مولانا عبیداللہ زید مجدہ چلا رہے ہیں۔ موصوف تعلیم و تعلم کے ساتھ ساتھ تبلیغی چلے، دس روزہ، سہ روزہ باقاعدگی کے ساتھ لگاتے ہیں۔ عصر کی نماز جامعہ دارالہدیٰ کی جامع مسجد میں ادا کی اور نئے ساتھی کا تعارف کرایا۔ نیز روزنامہ نوائے وقت، روزنامہ اسلام، نیوز چینل کے نمائندہ جناب عبدالرؤف نفیسی سے بھی ملاقات ہوئی اور تعارف کرایا۔

نماز مغرب اور عشاء لیہ میں: لیہ مجلس کے امیر مولانا محمد حسین مدظلہ اور ناظم اعلیٰ قاری عبدالشکور اگروان ہیں۔ امیر محترم پیرانہ سالی کے باوجود ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے دن رات مصروف عمل رہتے ہیں۔ مدنی مسجد لیہ کے خطیب اور امام ہیں۔ مغرب کی نماز امیر محترم کے ساتھ پڑھی۔ نیز قاری عبدالشکور بھی متحرک شخصیت کے مالک ہیں ان کے ساتھ میٹنگ کی اور نئے مبلغ کا تعارف کرایا، قاری صاحب مقامی یہ مجلس کے ناظم اعلیٰ ہیں۔ نماز عشاء کرنال مسجد میں ادا کی۔ جامع مسجد اور اس سے ملحقہ مدرسہ کی تعمیر و ترقی کا فریضہ ماسٹر محمد شفیق سر انجام دے رہے ہیں اور آپ کے فرزند ارجمند محمد نوید مہمانوں کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں۔ صبح کا درس راقم نے جامع مسجد کرنال میں دیا۔ ماسٹر محمد شفیق کا اصلاحی تعلق ہمارے مرکزی نائب امیر حضرت حافظ ناصر الدین خاکوانی دامت برکاتہم کے ساتھ ہے۔

جمن شاہ میں مجلس کے امیر مولانا محمد حنیف ہیں۔ اسٹیشنری کی دکان چلاتے ہیں۔ مجلس کے ساتھ بھرپور وابستگی رکھتے ہیں۔ ان سے ملاقات و تعارف کیا۔

جامعہ رحیمیہ تعلیم الاسلام کوٹ سلطان کے مدیر مولانا قاری عبدالغفور گورمانی، امام القراء حضرت قاری رحیم بخش پانی پتیؒ کے اجل تلامذہ میں سے ہیں حفظ و ناظرہ کی کلاسوں کے ساتھ ساتھ خامسہ تک درجہ کتب بھی ہے۔ جامعہ کے اساتذہ کتب نے خدام ختم نبوت کا استقبال کیا۔ مبلغ صاحب کا تعارف کرایا۔

تنظیم اہلسنت پاکستان: احسان پور اور دائرہ دین پناہ کا وزٹ کیا۔ دائرہ دین پناہ میں تنظیم اہلسنت پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالمجید قاسمی مدظلہ سے خاصی دیر جماعتی امور پر گفتگو ہوتی رہی۔ موصوف نے بتلایا کہ امام اہلسنت، استاذ المناظرین حضرت علامہ عبدالستار تونسویؒ کی زندگی میں تنظیم اہلسنت کا انتخاب ہوا۔ حضرت کے فرزند ارجمند مولانا عبدالغفار تونسوی صدر اور عبدالمجید قاسمی ناظم اعلیٰ مقرر کئے گئے۔ دوبارہ اسی انتخاب کی تجدید ہوئی۔

تنظیم اہلسنت کی بنیاد سردار احمد خان پتافیؒ نے امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، امام اہلسنت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ کے مشورہ پر رکھی۔ اس وقت چوٹی کے خطبا حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ بخاریؒ، حضرت علامہ دوست محمد قریشیؒ، حضرت مولانا عبدالشکور دین پوریؒ، حضرت مولانا سید عبدالمجید ندیم، مولانا سید عبدالکریم شاہ، مولانا عبدالعزیز بھٹی، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا قائم الدین عباسی اور دیگر کئی ایک علماء کرام تنظیم کے ساتھ وابستہ رہے۔ ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو ملتان دفتر میں میٹنگ ہوتی۔ ملک بھر کا دینی حلقہ وعظ و تبلیغ اور جلسوں، کانفرنسوں، اجتماعات کے لئے رابطہ کرتا، بیسیوں افراد علماء کرام سے وقت لیتے اور اس طرح تبلیغی و اصلاحی پروگراموں کا سلسلہ سارا سال رہتا۔

مولانا قاسمی فرمانے لگے موبائل فون کی کثرت نے ماہانہ میٹنگ کی اہمیت ختم کر دی ہے۔ نیز

بڑے بڑے خطبا بھی دنیا سے چلے گئے۔ تبلیغی جلسے بھی پابندیوں کی نذر ہوگئے۔ اب اکا دکا مدارس کی سالانہ تقریبات ہوتی ہیں۔ ان کی اجازت کے لئے خاصے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں، پھر جا کر کہیں شرائط و پابندیوں کے ساتھ اجازت ملتی ہے۔ بہرحال تنظیم کا وہ طنطنہ اور ولولہ نہ سہی، نظم چل رہا ہے۔ اللہ پاک تا قیامت جاری وساری رکھیں۔

دائرہ سے کوٹ ادو، ستانواں، چوک قریشی سے ہوتے ہوئے رات بصیرہ قلندرانی میں مولانا محمد موسیٰ کے ہاں گزاری جو بنین و بنات کے مدارس چلا رہے ہیں۔

مولانا محمد عاصم سے تعزیت کا اظہار: مولانا محمد عمرؒ نے مدرسہ احیاء العلوم کے نام سے مظفر گڑھ میں ادارہ قائم کیا۔ ان کے بعد ان کے فرزند اکبر مولانا محمد سالم مہتمم رہے، چند ماہ پہلے ان کا انتقال ہوا تو مرحوم کے بھائی مولانا محمد عاصم جو جامعہ احیاء العلوم کے مہتمم ہیں سے تعزیت کا اظہار کیا اور دعائے مغفرت کی۔ مدرسہ میں مجلس کے سابق مبلغ مولانا حکیم محمد اسماعیل عاصم سے ملاقات ہوگئی۔ کافی دیر جماعتی امور پر گفتگو رہی۔ نیز مجلس کے سابق امیر مولانا مفتی محمد شفیع کا بھی ذکر خیر رہا۔ خان گڑھ میں ہمارے حضرت بہلویؒ کے مسترشد، ہمارے پیر بھائی ماسٹر محمد عمر قیام پذیر ہیں۔ مجلس سے بہت محبت فرماتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً دفتر مرکزیہ ملتان تشریف لاتے رہتے ہیں، جب اس طرف راقم کا سفر ہوتا ہے تو ان سے ملاقات ضروری ہوتی ہے اور ملاقات میں حضرت اقدس بہلویؒ کا ذکر خیر ہوتا رہتا ہے۔

نوابزادہ منصور احمد خان سے ملاقات: موصوف مجاہد تحریک آزادی اور تحریک ختم نبوت نوابزادہ نصر اللہ خان کے فرزند ارجمند ہیں۔ ماسٹر محمد عمر نے بتلایا کہ نوابزادہ منصور احمد کی اہلیہ محترمہ انتقال فرما گئی ہیں۔ ماسٹر صاحب کی معرفت نوابزادہ منصور احمد خان سے ملاقات ہوئی اور تعزیت کا اظہار کیا نوابزادہ نصر اللہ خان قیام پاکستان کے بعد ہمارے شاہ جیؒ امیر شریعت کے میزبان رہے۔ ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء کی تحریکوں میں پروانہ وار حصہ لیا، بلکہ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں نوابزادہ نصر اللہ خان کا شمار قائدین تحریک میں رہا۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ مجلس عمل کے مرکزی صدر اور نوابزادہ صاحب نائب صدر تھے۔ ان کے ولولہ انگیز خطابات نے تحریک میں جان ڈال دی۔ ۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت میں خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد مجلس عمل کے صدر اور نوابزادہ صاحب کا شمار مرکزی راہنماؤں اور قائدین میں رہا۔

نوابزادہ منصور احمد خان آپ کے بڑے فرزند ارجمند ہیں۔ ''الولد سر لابیہ'' کا مصداق ہیں۔ ان کی مجلس سے بڑے نواب صاحب کی یادیں تازہ ہوگئیں تعزیت اور دعا سے فارغ ہوکر جب جانے لگے تو راقم نے کہا کہ بدل یا نعم البدل کی دعا کی جائے تو موصوف نے کہا کہ منیر احمد نیازی نے کہا تھا: ''شباب گیا عذاب گیا'' ہنستے اور مسکراتے ہوئے اجازت لی۔

روہیلانوالی کے احباب سے تعارف کرایا۔

شہر سلطان میں مجلس کا فعال یونٹ ہے۔ مولانا عبدالرؤف متحرک ساتھیوں میں سے ہیں۔ قاری طالب حسین کے مدرسہ میں موصوف تشریف لے آئے دوپہر کا آرام بھی قاری طالب حسین کے مدرسہ میں کیا۔

مولانا عطاء اللہ مجلس علماء اہلسنت کے مرکزی مبلغ ہیں۔ ان حضرات سے تعارف وملاقات کے بعد پرمٹ علی پور میں مجلس کا مدرسہ دارالہدیٰ کے نام سے قائم ہے۔ مدرسہ کا نظم مولانا عبدالکریم کے سپرد ہے۔ انہیں ساتھ لے کر جتوئی اور علی پور کے علماء کرام سے ملاقاتیں ہوئیں اور تعارف ہوا۔ مولانا عبدالکریم اور مولانا شہزاد بشیر کی معیت میں جامعہ حبیب المدارس میں حاضری ہوئی۔ جامعہ کے مہتمم مولانا پروفیسر محمد علی عمرہ کے سفر پر تھے۔ پروفیسر صاحب کے بھائیوں مولانا محمد قاسم، مولانا محمد ہاشم فرزند ارجمند مولانا انعام اللہ نے وفد ختم نبوت کو خوش آمدید کیا۔ وفد میں سانگھڑ سے تشریف ہوئے ایک عالم دین اور جامعہ کے استاذ الحدیث مولانا محمد ذوالفقار علی پور سے شامل ہوگئے تھے۔ کافی دیر اساتذہ کرام سے مجلس رہی اور نئے مبلغ کا تعارف کرایا گیا۔

اگلے روز جامعہ حسینیہ کے مہتمم مولانا محمد اجود حقانی کے مدرسہ میں اسباق کے افتتاحی پروگرام میں شرکت کی۔ اساتذہ وطلبا سے خطاب کی سعادت نصیب ہوئی۔ مولانا اجود حقانی، مولانا غلام محمد علی پوریؒ جو ایک عرصہ تک مجلس کے شعبہ تبلیغ اور شعبہ مالیت سے متعلق رہے، مجلس کے قدیم مبلغین میں سے تھے، کے فرزند ارجمند ہیں۔ نیز مولانا منظور احمد الحسینیؒ جو مجلس کراچی کے مبلغ رہے، بعد ازاں مجلس برطانیہ کے امیر رہے کے ہمشیرزادہ اور مجلس علی پور کے امیر ہیں۔

مولانا قاری منیر احمد نعمانی مجلس کے ایک عرصہ تک امیر رہے۔ گزشتہ ممبر سازی کے بعد مولانا اجود حقانی کے حق میں اپنی امارت چھوڑ دی۔ اب نائب امیر ہیں انہوں نے مولانا محمد ساجد کا کئی ایک مساجد میں درس اور تعارف کرایا۔ جتوئی مجلس کے راہنما حاجی محمد صدیق زرگر، مولانا در محمد، مولانا عطاء الرحمن ہیں۔ ان میں سے جو ساتھی مل سکے ان کے ساتھ تعارف کرایا۔ مولانا عبدالہادی مدظلہ جتوئی کے بزرگ عالم دین ہیں۔ بنات کا مدرسہ چلا رہے ہیں، بخاری ومسلم اور دیگر احادیث کی کتب پڑھاتے ہیں سے ملاقات کی اور دعائیں لیں، یوں لیہ اور مظفر گڑھ کا چار روزہ دورہ مکمل ہوا۔

تبصرۂ کتب

خطبات محمود: مجموعہ تقاریر مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ ترتیب وتبویب: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ تحریک آزادی کے مجاہد، تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے قائدین میں سرفہرست، تحریک نظام مصطفیؐ ۱۹۷۷ء کے قائد، پاکستان قومی اتحاد کے صدر، قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف رہے۔ اللہ پاک نے قیادت کی تمام اوصاف سے سرفراز فرمایا تھا۔ ایک نامور سیاسی لیڈر کے ساتھ ساتھ ایک منجھے ہوئے خطیب بھی تھے۔ ان کی گفتگو حشو وزوائد سے پاک ہوتی تھی۔ انہوں نے بلا مبالغہ ہزاروں سے متجاوز عظیم الشان اجتماعات سے خطاب کیا۔ آپ کے خطاب لاجواب پر سامعین عش عش کر اٹھتے انہوں نے وقت کے فرعونوں کو للکارا۔

آپ کا ایک ایک خطاب، خطاب لاجواب ہوتا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ، استاذ المناظرین والمبلغین مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی لائق تحریک ہیں کہ انہوں نے ختم نبوت کے محاذ پر سالہا سال خدمات سرانجام دینے والے قائدین کی خدمات کو سوانح و خطبات کی شکل میں جمع کیا۔ ان مجاہدین آزادی وتحریک ختم نبوت، تحریک نظام مصطفیؐ میں حضرت مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ بھی ہیں۔ مولانا شجاع آبادی نے حضرت مفتی صاحب کے خطبات کو ''خطبات محمود'' کے نام سے جمع کیا اور آپ کے فرزند ارجمند قاری ابوبکر صدیق نے دیدہ زیب چار رنگ کے ٹائٹل کے ساتھ خوبصورت کمپوزنگ، طباعت کے زیور سے آراستہ وپیراستہ کیا۔

خطبات محمود کو کئی ایک ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مرتب چونکہ مبلغ ختم نبوت ہیں۔ اس لئے انہوں نے حضرت مفتی صاحب کے خطبات میں ختم نبوت اور تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی میں قادیانی جماعت کے لاٹ پادری مرزا ناصر احمد پر کی جانی والی بحث کو نمایاں کیا ہے۔ تقاریر پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مفتی صاحب منجھے ہوئے ختم نبوت کے مناظر بھی تھے۔ آپ کی تقاریر کو پڑھ کر دل باغ باغ ہوجاتا ہے۔ پیش لفظ اور تقاریظ لکھنے والوں میں شیخ المشائخ خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمدؒ قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن، فخر العلماء مولانا سمیع الحق، پروفیسر غفور احمد، حضرت مفتی صاحب پر پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے والے مولانا ڈاکٹر عبدالحکیم اکبری کی تقاریظ نے کتاب کی ثقاہت کو چار چاند لگادیے ہیں۔ قاضی احسان احمد اکیڈمی شجاع آباد نے کتاب کو شائع کیا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام دفاتر سے مل سکتی ہے۔

ہدیہ ۴۰۰ روپے تاجران اور مدارس عربیہ کے اساتذہ طلباء کے لئے خصوصی رعایت۔

نوٹ: قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمن مدظلہ نے جمعیت علماء اسلام کے سوسالہ اجتماع میں کتاب کی رونمائی بھی فرمائی۔ ☆☆

ماہانہ تحفظ ختم نبوت تربیتی نشست

کراچی (عمار اسلام الٰہی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ہر اسلامی مہینہ کی تیسری جمعرات کو مغرب تا عشاء دفتر ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ میں میں ماہانہ تحفظ ختم نبوت تربیتی نشست منعقد ہوتی ہے۔

حسب معمول جمعرات ۱۷ رذوالقعدہ ۱۴۳۸ھ کو ماہانہ تربیتی نشست منعقد ہوئی۔ جس میں تلاوت کلام مجید قاری محمد ریاض نے اور حافظ محمد یوسف نے حمد ونعت پیش کی جبکہ محمد اعظم خان نے ختم نبوت کا ترانہ پڑھا۔ تربیتی نشست میں حضرت مولانا محمد عارف نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی انعام ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے تحفظ ختم نبوت جیسی عظیم نسبت سے جمع ہونے کی توفیق بخشی۔ فتنہ قادیانیت کا تعاقب اہم فریضہ اور ہماری ذمہ داری ہے، کیونکہ یہ فتنہ اس دور کا مہلک اور سنگین فتنہ ہے اس لئے کہ منکرین ختم نبوت اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی پاکستان نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا مگر پھر بھی قادیانی اپنے آپ کو مسلمان کہلوانے پر مصر ہیں۔ طلبا کو چاہیے کہ عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق کتابوں کا مطالعہ کریں، اپنے اکابرین کی سوانح اور کارنامے پڑھیں تاکہ ان کے نقش قدم پر چل کر باطل قوتوں کا دلائل سے رد کرسکیں۔ انہوں نے کہا کہ نوجوان ساتھی موبائل فون کے صرف مثبت اور نہایت ضروری استعمال کی پابندی کریں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا عبدالحئی مطمئن نے نوجوان طلبا کو تحفظ ختم نبوت کے کام کی دعوت دی اور ضروری ہدایات سے نوازا۔ مولانا موصوف کی دعا پر نشست ختم ہوئی۔ تربیتی نشست میں جامعہ دارالعلوم کراچی، جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی، جامعہ اشرف المدارس ٹاؤن گلشن اقبال اور دیگر مدارس کے طلبانے بھرپور شرکت کی۔

معتمد اور غیر معتمد تفاسیر

آج کل جدیدیت کا دور ہے، عصری اداروں کا پروردہ ہر چیز میں جدت کا متقاضی ہے۔ اس چیز کو دیکھتے ہوئے کئی ایک ملحدین اور متجددین نے تفسیر بالرائے کو اپنا وطیرہ بنایا اور وہ تفسیریں عصری علوم کے حاملین وطالبین کے نظر میں پسندیدگی کی سند لینے لگی، جس سے سادہ لوح مسلمان بھی ان کے دام تزویر میں آنے لگے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مولانا فضل محمد صاحب (استاذ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی) نے ان تمام ملحدین اور متجددین کی تفسیروں کو سامنے رکھ کر قرآن وسنت کی نصوص، صحابہ کرامؓ کے اقوال اور ائمہ مجتہدین کی تصریحات کی روشنی میں ان کے ابطال اور ان کی تفسیر بالرائے کے نقصانات کو واضح فرمایا۔ چونکہ یہ مضمون اپنے موضوع کی بنا پر طویل ہو گیا تو انہوں نے اس کا نام ”معتمد اور غیر معتمد تفاسیر“ رکھ کر اسے کتابی شکل میں شائع کر دیا۔ افادۂ عام کی غرض سے اس مضمون کو قسط وار ہفت روزہ ”ختم نبوت“ میں شائع کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

(۲۱) حضرت مولانا فضل محمد یوسف زئی مدظلہ

فراہی صاحب مفسرین اور اہل تاریخ پر غصہ ہو رہے ہیں

فراہی صاحب لکھتے ہیں کہ ابرہہ کے حملہ کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ وہ عربوں سے ناراض ہو گیا تھا اس وجہ سے اس نے مکہ پر حملہ کر دیا لیکن حملہ کے اس سبب اور اہل مکہ کے فرار اور ابرھہ وعبدالمطلب کی گفتگو سے متعلق جو حالات اور واقعات بیان کیے گئے ہیں سب یک قلم بے بنیاد ہیں از روئے سند ان میں سے ایک روایت بھی قابل اعتماد نہیں ہے یہ تمام روایات ابن اسحاق پر ختم ہوتی ہیں اور اہل فن کے نزدیک یہ امر طے شدہ ہے کہ وہ یہود اور غیر ثقہ راویوں سے روایت کرتے تھے۔ (ص: ۴۸۴)

علامہ فراہی مزید رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں خود واقعات کی نوعیت سے صاف پتہ چلتا ہے کہ یہ تمام باتیں دشمنوں کی گڑھی ہوئی ہیں ان میں عربی غیرت وحمیت کی علانیہ تحقیر اور قریش کے غیور سردار عبدالمطلب کی بیباکانہ توہین کا پہلو بالکل نمایاں ہے نیز ابرھہ کے کریکٹر کو بہت شاندار دکھانے کی کوشش کی گئی ہے اور ایک شخص پر ایک کنیسہ کی توہین کا الزام تراش کر بیت اللہ الحرام پر اس کے حملے کو جائز ثابت کیا گیا ہے اس پوری داستان کو پڑھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ذلت ودناءت اور بے غیرتی وپست ہمتی کا کوئی ایسا الزام نہیں ہے جو عربوں پر عموماً اور قریش اور ان کے سردار (عبدالمطلب) پر خصوصاً نہ تھوپا گیا ہو بیان کیا جاتا ہے کہ جب ابرھہ نے خانہ کعبہ پر حملہ کیا تو قریش کے سردار عبدالمطلب بجائے اس کے کہ قوم کو ساتھ لیکر اس گھر کی حفاظت کے لئے اٹھتے قوم کو لیکر پہاڑوں میں جا چھپے انہوں نے کہا کہ اس گھر کا رب خود اس کی حفاظت کرے گا اس کے بعد خانہ کعبہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر ایک دعا مانگی اور تمام اہل مکہ کے ساتھ پہاڑیوں میں چلے گئے لیکن دنیا کے پردے میں کوئی قوم ایسی نہیں ہے جو اپنی عبادت گاہ کو خدا کا گھر نہ سمجھتی ہو پھر اس سے اس بے حمیتی کی توقع کیسے کی جا سکتی ہے کہ وہ بغیر کسی مدافعت کے اپنا معبد دشمنوں کے حوالہ کر کے پہاڑیوں میں جا چھپے گی اس طرح بے حمیتی کا گمان تو ہم دنیا کی ادنیٰ قوموں کی نسبت بھی نہیں کر سکتے ہیں تو قریش اور بنی اسماعیل کی نسبت کس طرح کر سکتے ہیں۔ (ص: ۴۸۵)

تبصرہ:

یہ فراہی صاحب کی غلط بیانی ہے عرب قبائل نے اپنے اپنے علاقوں میں ابرہہ کے لشکر کا خوب مقابلہ کیا مگر کامیاب نہ ہو سکے پھر مجبور ہو کر اہل مکہ نے جو کنارہ کشی کا فیصلہ کیا اس پر فراہی صاحب کیوں غصہ کرتے ہیں۔ فراہی صاحب نے زور قلم دے کر خوب مقالہ لکھ ڈالا لیکن ان کے پاس کوئی نقل اور دلیل نہیں ہے مفسرین نے جو کچھ لکھا ہے انہوں نے روایات کی مضبوط بنیادوں پر لکھا ہے۔

ابابیل سے متعلق حمید الدین فراہی کی غلط رائے

علامہ فراہی نے یہ طے کیا ہے کہ اہل تاریخ محدثین مفسرین کی آرا کچھ بھی ہوں وہ اس پر اطمینان کے ساتھ قائم رہیں گے کہ ”اَلَمْ تَرَ کَیْفَ“ میں خطاب اہل مکہ قریش کے ساتھ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مخاطب نہیں ہیں دوسرا فراہی صاحب نے یہ طے کیا ہے کہ ابرہہ کے لشکر پر سنگ باری ہوا کے ذریعہ سے آسمان سے ہوئی تھی ابابیل نے سنگ باری نہیں کی تھی البتہ ابابیل لاشوں کو نوچنے اور گوشت کھانے کے لئے آئے تھے۔ تیسرا فراہی صاحب نے یہ طے کیا ہے کہ اہل مکہ نے ابرہہ کا خوب مقابلہ کیا تھا مکہ کو چھوڑ کر بھاگنے کی باتیں ان کی توہین بھی ہے اور ان کو انتہائی بے غیرت وبے حمیت قرار دینا بھی ہے۔

فراہی صاحب کے اس نظریہ اور اس طے شدہ منصوبوں کے خلاف اگر کوئی ان کو نظر آتا ہے تو فوراً طیش میں آ جاتے ہیں اور مفسرین ومحدثین اور اہل

تاریخ پر گستاخانہ حملے کرتے ہیں حالانکہ فراہی صاحب کے پاس کوئی منقول دلیل نہیں ہے کوئی حدیث نہیں ہے کوئی مستند تاریخ نہیں ہے صرف ان کا عقلی اجتہاد ہے اور جاہلیت کے اشعار کے اشارات ہیں پوری سورت فیل کی تفسیر میں فراہی صاحب نے جاہلیت کے انسٹھ اشعار کا ڈھیر لگا کر طومار بھردیا ہے اور یہود ونصاریٰ کی محرف کتابوں کے کئی حوالے نقل کردیے تا کہ اپنے شاذ نظریات کو ثابت کرسکے مگر تعجب ہے کہ اس پوری سورت کی تفسیر وتشریح وتوضیح میں ایک حدیث کا ذکر بھی نہیں کیا ہے فراہی صاحب کے اس شاذ راستوں کے اپنانے سے جب ان پر اعتراض ہوتا ہے تو کبھی کبھی وہ ان اعتراضات کو نقل کرکے عجیب جوابات بھی دیتے ہیں چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

''ہم نے کہا کہ چڑیاں مکہ کو مقتولین کی لاشوں سے صاف کرنے کے لئے آئی تھیں حالانکہ مشہور روایت ہے کہ وہ اصحاب فیل کو سنگسار کرنے کے لئے بھیجی گئی تھیں۔''

(ص:۴۹۲)

آگے فراہی صاحب کے لمبے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک فریق کا خیال ہے کہ چڑیاں اصحاب فیل کی لاشوں کے کھانے کے لئے آئی تھیں دوسرے فریق کا خیال ہے کہ چڑیاں اصحاب فیل پر پتھر مارنے کے لئے آئی تھیں یہ پتھر ان کی چونچوں اور چنگلوں میں ہوتے تھے یہ پتھر سواروں کے جسموں میں گھس جاتے تھے پھر ایک سیلاب آیا اور مقتولین کی لاشوں کو بہالے گیا۔فراہی صاحب فریق اول کی رائے کو ترجیح دیتے ہیں اور فریق ثانی کی رائے پر اشکالات کرتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں:

''جن لوگوں نے چڑیوں کی شکل و صورت ان کا رنگ ان کی چونچوں کی زرد گونی ان کا لاشوں پر گرنا سب کچھ بیان کیا ہے ظاہر ہے کہ ان کا بیان عینی شہادت پر مبنی ہوگا (جس طرح فریق اول ہے) باقی جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ چڑیاں چونچوں اور چنگلوں میں پتھر اٹھائے ہوئے تھیں تو یا تو انہوں نے اوپر سے پتھر برستے ہوئے دیکھے اور دور سے یہ گمان کرلیا کہ یہ چڑیاں پھینک رہی ہیں یا ''ترمیھم'' کی ضمیر کا مرجع انہوں نے ''طیرا'' کو سمجھا اور پھر اصل واقعہ کی تحقیق کیے بغیر آیت کی جو تاویل ان کے ذہن میں آئی اسی سانچہ میں انہوں نے قصہ کو بھی ڈھال لیا اس کے بعد جب یہ سوال سامنے آیا کہ ہاتھیوں اور مقتولین کی متعفن لاشیں جن سے تمام وادی مکہ اٹ گئی تھی کس طرح دور کی گئیں۔''

تو اس کا جواب یہ دیدیا کہ اللہ تعالیٰ نے سیلاب بھیجا اور وہ سب بہالے گیا حالانکہ اس جواب کے بعد یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ جو بے پناہ سیلاب ان تمام ہاتھیوں اور اتنی بے شمار لاشوں کو بہالے گیا آخر اس کی زد سے وادی مکہ کے باشندے کیسے بچ گئے؟ آگے بڑھ کر ان لوگوں کو ایک اور اشکال بھی پیش آیا ہے وہ یہ کہ ان چڑیوں کے چنگلوں اور چونچوں سے جو پتھر گرتے رہے ہونگے ظاہر ہے وہ سیدھے گرتے رہے ہونگے پھر ان ہاتھیوں کو کیسے لگے ہونگے جو ہودجوں اور سواروں سے بالکل ڈھکے ہوئے تھے اس کا جواب انہوں نے یہ دیا ہے کہ یہ پتھر سواروں کے جسموں سے گزر کر ہاتھیوں کے جسموں تک پہنچ جاتے تھے۔(تفسیر نظام القرآن ص:۴۹۳)

یہ سوالات وجوابات خود فراہی صاحب کے بنائے ہوئے ہیں کیونکہ وہ قطعاً اس بات کے ماننے کے لئے تیار نہیں ہے کہ ابابیل کی طرف سے اصحاب الفیل پر سنگ باری ہوئی تھی چنانچہ آگے مزید لکھ کر فیصلہ سناتے ہیں:

''اس تفصیل سے یہ بات واضح ہوگئی کہ دوسرے فریق کی رائے تمام تر اس فرض پر مبنی ہے کہ سنگ باری چڑیوں کی جانب سے ہوئی یہ چیز ایک مرتبہ فرض کرلینے کے بعد واقعہ کا پورا سلسلہ آپ سے آپ اسی ڈھانچہ میں ڈھل گیا (خلاصہ یہ کہ) یہ رائے ذاتی مشاہدہ یا مشاہدہ کرنے والوں کے بیانات پر مبنی نہیں ہے۔''

(تفسیر نظام القرآن:۴۹۵)

فراہی صاحب مزید فیصلہ سناتے ہیں لکھتے ہیں:

''الغرض تمام قرائن وحالات کی شہادت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قوم لوط کی طرح اصحاب فیل پر بھی تند ہوا کا آسمانی عذاب بھیجا جس نے ان پر ہر طرف سے گرد وغبار کے ساتھ کنکریوں اور پتھروں کی بارش کی یہ سب اللہ تعالیٰ کے فرشتوں یا دوسرے لفظوں میں اس کی مخفی افواج کی کارفرمائی ہے۔'' (ص:۴۹۸)

تبصرہ:

فراہی صاحب نے خواہ مخواہ ایک طوفان کھڑا کررکھا ہے انسٹھ اشعار میں ایک شعر بھی ایسا نہیں ہے جس میں یہ لکھا ہو کہ پرندے گوشت کھانے کے لئے آئے تھے یا انہوں نے لاشوں کو نوچ کر کھالیا۔ شاعروں کے اشعار میں صرف ابابیل اور ابرہہ اشرم کے واقعہ کا بیان ہوا ہے اور پتھروں کے مارنے کا تذکرہ ہے جناب فراہی صاحب کو ان کے عقیدت مند ''امام فراہی'' کہتے ہیں لیکن ان کے اس غیر معقول تفردات اور شواذ کو دیکھ کر بچے تو ان پر ہنسیں گے ہم ہنسنے کے بجائے ان پر افسوس ہی کرسکتے ہیں امام یا حجۃ اللہ شیخ الحدیث یا شیخ التفسیر کہنا تو بہت دور کی بات ہے ان کی ان تفردات اور کجی باتوں نے ان کا علمی مقام بھی مخدوش بنا کر گرادیا ہے۔

(جاری ہے)

رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام

(۳) حافظ عبید اللہ

آنے والا مسیح نبی ہوگا

"جس آنے والے مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ چلتا ہے اس کا انہی حدیثوں میں یہ نشان دیا گیا ہے کہ وہ نبی بھی ہوگا اور امتی بھی۔"

(حقیقۃ الوحی،ر خ22،صفحہ31)

حضرت مسیح علیہ السلام امت محمدیہ میں داخل ہیں

"یہ ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم اس امت کے شمار میں ہی آگئے ہیں۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم،ر خ3،صفحہ436)

"یوں تو قرآن شریف سے ثابت ہے کہ ہر ایک نبی آنحضرت کی امت میں داخل ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم،ر خ21،صفحہ300)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو امتی قرار دینا کفر ہے

"حضرت عیسیٰ کو امتی قرار دینا ایک کفر ہے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم،ر خ21،صفحہ364)

مرزا کو وفات مسیح کا علم قرآن سے ہوا یا اس کے خدا کے الہام سے؟

اب آیئے مرزا قادیانی کا سنہ 1891ء میں دیا گیا یہ بیان غور سے پڑھیں:

"اس لئے اس نے مجھے بھیجا اور میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح بن مریم فوت ہو چکا ہے۔ چنانچہ اس کا الہام یہ ہے کہ مسیح بن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تُو آیا ہے......" (ازالہ اوہام حصہ دوم،ر خ3،صفحہ402) .

مرزا قادیانی کے بیٹے اور دوسرے مرزائی خلیفہ مرزا محمود نے بھی صاف طور پر لکھا:

"لیکن 1891ء میں ایک اور تغیر عظیم ہوا یعنی حضرت مرزا صاحب کو الہام کے ذریعہ بتایا گیا کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام جن کے دوبارہ آنے کے مسلمان اور مسیحی دونوں قائل ہیں فوت ہو چکے ہیں اور ایسے فوت ہوئے ہیں کہ پھر واپس نہیں آسکیں گے اور یہ کہ مسیح کی بعثت ثانیہ سے مراد ایک ایسا شخص ہے جو اُن کی خو بو پر آوے اور وہ آپ ہی ہیں۔" (سیرت مسیح موعود، صفحہ 26، شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

مرزا قادیانی اور اس کے بیٹے کے ان بیانات سے ایک بہت ہی اہم بات ثابت ہوتی ہے کہ مرزا کو اس کے بقول وفاتِ مسیح کا علم قرآن کریم سے نہیں بلکہ اس کے خدا کے الہام سے ہوا، اگر قرآن کریم کی تیس آیات سے وفات مسیح علیہ السلام ثابت ہوتی تو اس کے خدا کو الہام کر کے یہ بتانے کی ضرورت نہ تھی۔ نتیجہ یہ کہ مرزا نے اپنا عقیدہ 1891ء کے بعد قرآن کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنے خدا کے الہامات کی وجہ سے بدلا، بعد میں اس نے اپنے نئے غلط عقیدے کو سامنے رکھتے ہوئے قرآن کریم کی متعدد آیات میں تحریفات معنویہ اور کھینچا تانی کر کے ان سے حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی۔

مرزا کی تبدیلی عقیدہ کے جواز کے لئے پیش کیا جانے والا ایک مرزائی دھوکہ

مرزا کی اس قلابازی سے توجہ ہٹانے کے لئے یہ شوشہ چھوڑا جاتا ہے کہ اس میں کوئی اعتراض والی بات نہیں جب تک مرزا کو اس کے خدا نے یہ راز نہیں بتایا تھا کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں وہ وہی عقیدہ رکھتا تھا جو عام مسلمانوں کا تھا، جب اللہ نے اس راز سے پردہ اٹھا دیا تو اس نے اپنا عقیدہ بدل لیا بالکل اسی طرح جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز ادا فرماتے تھے بعد میں جب اللہ نے کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا تو آپ نے اس طرف منہ کر کے نماز شروع فرمادی، یا جیسے جب تک شراب کی حرمت کا حکم نہ آیا تھا مسلمان بھی اس سے پرہیز نہیں کرتے تھے اور جب اس کی حرمت کا صریح حکم آگیا تو انہوں نے ترک کردی۔

یہ ایک عام مرزائی دھوکہ ہے قبلہ کی تبدیلی یا شراب کی حرمت کا تعلق عقیدے سے نہیں بلکہ احکام سے ہے اور جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں موجود تھے دین کے احکامات میں تبدیلی بھی ہوتی رہتی تھی اور نئے احکام بھی نازل ہوتے رہتے تھے، نیز اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ عرصہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں ادا فرمائیں تھیں تو وہ کسی غلطی کی وجہ سے نہیں بلکہ اس وقت اللہ کا یہی حکم تھا، امام بیہقی نے السنن الکبریٰ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں کہ:

"ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما هاجر الی المدینة و کان اکثر اهلها الیهود أمره الله أن یستقبل بیت

المقدس ...... الخ ” جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو چونکہ مدینہ میں اکثریت یہودیوں کی تھی اس لئے اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز ادا فرمایا کریں۔

(السنن الکبری للبیہقی ،جلد2،صفحہ20،روایت نمبر2246،دارالکتب العلمیہ بیروت)

لہٰذا بیت المقدس کی طرف منہ کرنا کسی غلطی یا لاعلمی کی وجہ سے نہ تھا بلکہ اللہ کا اس وقت یہی حکم تھا، اسی طرح شراب کی حرمت کا جب تک حکم نازل نہ ہوا تھا تو وہ حرام نہ تھی، یہ نہیں کہ وہ حرام تھی لیکن مسلمان غلطی سے اسے حلال سمجھ کر پیتے رہے۔

الغرض یہ دونوں باتیں احکام سے متعلق ہیں عقیدے سے نہیں، نبی اپنے عقیدے میں ہرگز تبدیلی نہیں کیا کرتے اور نہ عقیدہ میں کوئی تغیر وتبدل ہوتا ہے، جو عقائد سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام کے تھے وہی عقائد آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی تھے، یہ ممکن نہیں کہ نبی اپنی زندگی کا ایک حصہ ایک عقیدے پر کاربند رہے اور پھر اس میں تبدیلی کر دے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ووفات کا تعلق احکام دین سے نہیں بلکہ یہ ایک خبر تھی یا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بقول مرزا دو ہزار سال پہلے وفات پاچکے تھے یا زندہ ہیں، ایسا نہیں کہ سنہ 1891ء تک وہ زندہ تھے اور بعد میں وفات پاگئے، لہٰذا مرزا قادیانی کے اپنی زندگی کے تقریباً 52 سال تک حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ رکھنے کو قبلہ کی تبدیلی یا شراب کی حرمت پر قیاس کرنا احمقانہ ہے، نیز مرزا قادیانی نے تو یہ بھی لکھا ہے کہ:

”فمن سوء الادب ان یقال ان عیسیٰ ما مات وان ھو الا شرک عظیم“ یہ کہنا کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے بے ادبی ہے اور عظیم شرک ہے۔“

(ضمیمہ حقیقۃ الوحی، رخ22،صفحہ 660)

اور یہ ایک حقیقت ہے کہ مرزا قادیانی اپنی عمر کا زیادہ حصہ خود یہی عقیدہ رکھتا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات نہیں ہوئی اس طرح وہ شرک عظیم کا ارتکاب کرتا رہا، اللہ کے نبی اپنی زندگی کا ایک لمحہ بھی شرک میں مبتلا نہیں ہوسکتے، کیونکہ شرک کو قرآن میں ظلم عظیم فرمایا گیا ہے، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب یہ دعا فرمائی تھی کہ اے اللہ میری ذریت میں سے بھی ائمہ (یعنی انبیاء) بنانا تو اللہ نے فرمایا تھا ﴿لا ینال عهدی الظالمین﴾ ہاں میں بناؤں گا لیکن جو ظالم ہوگا اس کے بارے میں میرا وعدہ نہیں (البقرہ:124)، ثابت ہوا کہ ظلم اور نبوت اکٹھے نہیں ہوسکتے اور سب سے بڑا ظلم شرک ہے لہٰذا شرک اور نبی بھی اکٹھے نہیں ہوسکتے۔

وفات مسیح علیہ السلام کے موضوع کی مرزا کے نزدیک کتنی اہمیت ہے؟

مرزا قادیانی نے یہ بھی لکھا تھا کہ:

”اول تو یہ جاننا چاہئے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہماری ایمانیات کی کوئی جزو یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو بلکہ صدہا پیشگوئیوں میں سے ایک پیشگوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کوئی تعلق نہیں......“ (ازالہ اوہام حصہ اول، رخ3،صفحہ 171)

اور ایک اور جگہ تو بڑی وضاحت کے ساتھ یہ بیان جاری کیا:

”ہماری یہ غرض ہرگز نہیں کہ مسیح کی وفات حیات پر جھگڑے اور مباحثہ کرتے پھرو۔ یہ ایک ادنیٰ سی بات ہے۔ اسی پر بس نہیں ہے۔ یہ تو ایک غلطی تھی جس کی ہم نے اصلاح کردی......“ (ملفوظات،جلداول،صفحہ352)

جب مرزا کے نزدیک نزول مسیح کا عقیدہ ایمان کا جز اور ارکان دین میں سے نہیں اور وفات وحیات مسیح پر مباحثے ایک ادنیٰ سی بات ہے تو پھر جماعت مرزائیہ کا ہر جگہ وفات مسیح پر بحث پر اصرار کرنا اور اس کے علاوہ دوسرے موضوعات پر بات کرنے سے انکار کرنے کی کوئی معقول وجہ سمجھ نہیں آتی، اگر بات کرنی ہے تو اس پر کرو کہ مرزا قادیانی کیسے مسیح بن مریم ہے؟ مثیل مسیح کا ذکر کس حدیث میں ہے؟ ظلی بروزی نبوت کس چڑیا کا نام ہے؟ کیا ایک ایسا شخص جو صریحاً قرآن وحدیث پر جھوٹ بولے اور جس کا سچا ثابت ہونا ہی مشکل ہو وہ مثیل مسیح ہوسکتا ہے؟ مرزا قادیانی نے اپنا صدق وکذب جانچنے کا معیار اپنی پیش گوئیوں کو بتایا تو اس کی پیش گوئیوں کا جائزہ کیوں نہ لیا جائے؟، مرزا قادیانی نے لکھا تھا کہ جو ایک بات میں جھوٹا ثابت ہوجائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا، تو پہلے یہ کیوں نہ دیکھ لیا جائے کہ مرزا قادیانی نے کوئی جھوٹ تو نہیں بولا؟، یہ سب ایسے موضوعات ہیں جن کا فیصلہ بہت آسان ہے کسی علمی بحث کی ضرورت نہیں، مرزا کی تحریریں صاف اردو زبان میں موجود ہیں جنہیں عوام الناس بھی دیکھ اور پڑھ سکتے ہیں۔

صفاتی نام کا گورکھ دھندہ

مرزا قادیانی کو عیسیٰ بن مریم ثابت کرنے کے لئے جہاں مرزا نے پہلے خود مریم بن کر اور پھر حاملہ ہوکر خود اپنے ہی حمل سے پیدا ہوکر ابن مریم بننے جیسی احمقانہ باتیں لکھی ہیں۔ (دیکھیں: کشتی نوح، رخ19،صفحہ 50) وہیں اس کے متبعین بھی کسی سے کم نہیں، جب وہ قرآن وحدیث بلکہ کسی صحابی، امت اسلامیہ کے کسی معروف مفسر، محدث یا مجدد سے یہ ثابت نہیں کرسکتے کہ احادیث میں مسیح بن مریم علیہا السلام کے نزول سے مراد کوئی مثیل مسیح یا امت محمدیہ میں پیدا ہونے والی شخصیت ہے تو وہ بھی مرزا کی طرح

عوام الناس کو دھوکہ دینے کے لئے ایک خانہ ساز اصول تراشتے ہیں اور یوں کہتے ہیں:۔

’’یہ اصول ہے کہ اللہ کے ہر نبی نے اپنے سے بعد والے نبی کی خبر اور بشارت دی ہے اور اس کے صفاتی نام کے ساتھ دی ہے جیسے سورۃ الصف میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بعد مبعوث ہونے والے نبی کی بشارت ’’احمد‘‘ کے نام سے دی ہے جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صفاتی نام ہے، لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد ایک نبی اللہ کے آنے کی خبر دی ہے اور اس کا نام عیسیٰ بن مریم بتایا ہے یہ بھی آنے والے کا ذاتی نام نہیں بلکہ صفاتی نام ہے اس طرح ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد کا صفاتی نام عیسیٰ بن مریم ہے۔‘‘

یہ اصول قرآن وحدیث میں کہیں نہیں کیونکہ یہ بات بالکل غلط ہے کہ ہر نبی نے اپنے بعد آنے والے نبی کی بشارت ضرور دی ہے ورنہ قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کی طرح دوسرے انبیاء کی بشارات کا بھی ذکر ہوتا، جب یہ مقدمہ غلط ٹھہرا تو دوسری بات خود بخود غلط ثابت ہوئی کہ ضرور صفاتی نام سے بشارت دی گئی ہے، لہٰذا یہ کوئی قاعدہ کلیہ یا اصول نہیں، چلیں ایک منٹ کے لئے مرزائی اصول کو ٹھیک فرض کر لیتے ہیں تو اسی سے یہ اصول بھی نکلتا ہے کہ قرآن وحدیث سے کوئی مرزائی یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ کسی نبی نے اپنے بعد آنے والے نبی کا کوئی ایسا صفاتی نام بتایا ہو جو اس سے پہلے کسی نبی کا ذاتی نام ہو، چنانچہ جب عیسیٰ علیہ السلام نے ’’احمد‘‘ نام کے نبی کی بشارت دی تو یہ نام اس سے پہلے کسی نبی کا نہیں ہوا کہ اشتباہ واقع ہوتا، لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عیسیٰ بن مریم کے نام کا ذکر فرمانا ہرگز مرزا کا صفاتی نام نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ تو اللہ کے ایک مشہور نبی کا پہلے ہی نام ہے اور جو نبی ہر بات کو کھول کھول کر صاف بیان فرمایا کرتے تھے ان کے بارے میں یہ گمان کرنا کہ انہوں نے نازل ہونے والے کا نام اللہ کی قسم کے ساتھ ابن مریم اور عیسیٰ بن مریم بیان فرما کر امت کو اشتباہ میں ڈال دیا ناممکن ہے، اگر کسی مثیل مسیح کا ذکر کرنا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور وضاحت کے ساتھ فرما دیتے کہ ایک مثیل مسیح نے آنا ہے۔

دوسری بات یہ کہ انجیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی ’’محمد‘‘ بھی مذکور ہے، یہ ہم اپنی طرف سے نہیں کہتے خود مرزا قادیانی لکھ رہا ہے:

’’انجیل برنباس میں تو صریح نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو محمد ہے درج ہے اور اس کے ٹالنے کے لئے یہ ناکارہ عذر پیش کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں نے کسی زمانہ میں یہ نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کتاب برنباس میں درج کر دیا ہوگا......الخ۔‘‘

(سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن ج2 صفحات 288،287 حاشیہ)

(جاری ہے)

اسلام زندہ باد — فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی — تاجدارِ ختم نبوت زندہ باد

بمقام
مسلم کالونی
چناب نگر

ختمِ نبوۃ کانفرنس

ان شاء اللہ

36 ویں
دو روزہ
سالانہ
عظیم الشان

بتاریخ
بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے

بروز
2019 اکتوبر جمعرات جمعۃ المبارک
2017

صدارت
استاذ المحدثین حضرت مولانا
عبدالرزاق اسکندر

زیر سرپرستی
صاحبزادہ حضرت مولانا
خواجہ عزیز احمد

زیر نگرانی
پیر طریقت حضرت مولانا حافظ
محمد ناصر الدین خان خاکوانی

نشر و اشاعت

عنوانات

- توحید باری تعالیٰ
- سیرت خاتم الانبیاء ﷺ
- عقیدہ ختم نبوۃ
- حیات عیسیٰ علیہ السلام
- عظمت صحابہ و اہل بیت
- اتحاد امت
- پاکستان کی نظریاتی و جغرافیائی حدود کا تحفظ

اور ظہور مہدی علیہ الرضوان

جیسے اہم موضوعات پر علماء کرام، مشائخ عظام، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے

اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
چناب نگر ضلع چنیوٹ

ملتان 061-4783486
چناب نگر 047-6212611